حج و عمرہ

قدم بہ قدم

حج و عمرہ کے مستند احکامات پر مشتمل عام فہم کتاب

اہم تصاویر اور نقشوں کے ساتھ

مولانا مفتی محمد ایاز صاحب

ناشر العلم پبلشنگ سروسز

محلہ جنگی پشاور پاکستان

0092-91-2580325 / 2590315

حج وعمرہ

قدم بہ قدم

از

مولانا مفتی محمد ایاز صاحب

ناشر

العلم پبلشنگ سروسز محلہ جنگی پشاور

091-2580325

فہرست مضامین

حج وعمرہ کی اہمیت اور فضیلت	4
حج کے فوائد	10
سفر حج کی نوعیت	10
احرام اور اس کے شرائط	12
طواف کعبہ	14
حج کے برکات وثمرات	17
حج ایک اجتماعی عبادت	18
حج کے شرائط	20
عمرہ کا طریقہ	23
عمرہ کے ممنوع ایام وممنوع کام	23
عمرہ قدم بہ قدم	27
احرام کی تیاری	27
احرام باندھنا	27
احرام کی پابندیاں	28
حرم شریف میں حاضری	28
طواف کی تیاری	29
طواف کی دعائیں	30
سعی شروع	32
حلق یا قصر	33
نفلی طواف	34
مکہ معظّمہ کے چند مقامات	35
حج کے مختصر احکام	38

حج کے فرائض وواجبات	38
حج کی اقسام	38
حج کے مہینے	39
حج کے دن	39
طواف کی اقسام	39
وقوف کی اقسام	39
عمرہ وحج میں ممنوع کام	39
حج وعمرہ کی مسنون دعائیں	41
حج کی تفصیل قدم بہ قدم	46
۸ ذِی الحجہ (حج کا پہلا دن)	46
۹ ذِی الحجہ (حج کا دوسرا دن)	48
۱۰ ذِی الحجہ (حج کا تیسرا دن)	50
۱۱ ذِی الحجہ (حج کا چوتھا دن)	56
۱۲ ذِی الحجہ (حج کا پانچواں دن)	56
۱۳ ذِی الحجہ، قیام کا اختیار اور رَمی	56
زیارت مدینہ منورہ	60
مدینہ منورہ حاضری کے آداب	60
مدینہ منورہ کے چند مقامات	64
مدینہ طیبہ سے واپسی	65
سفرِ حج کا ضروری سامان	67
ضروری ہدایات	69
مکہ مکرمہ سے منٰی لے جانے والے سامان کی فہرست	72

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حج وعمرہ کی اہمیت اور فضیلت

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، حق تعالیٰ ○ کا ارشاد ہے:

(۱) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ [آل عمران: ۹۷]

"اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان (یعنی بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے (مگر سب کے ذمہ نہیں خاص) اس شخص پر جو اس گھر تک آنے کی قدرت رکھتا ہو، اور جو شخص (احکام خداوندی کا) منکر ہو تو (وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے) اللہ تعالیٰ تو سارے جہان والوں سے بے نیاز ہے"۔

(۲) وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ ۔ [سورۂ حج: ۲۷]

"اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دیجئے (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی اس مقدس عمارت کے پاس) چلے آئیں گے پیدل بھی اور (طویل سفر کی وجہ سے دبلی ہو جانے والی) اونٹنیوں پر بھی جو دور دراز راستوں سے چل کر آئی ہوں گی، تا کہ یہ آنے والے اپنے فوائد کے لئے حاضر ہو جائیں"۔

☆ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجُّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمْضَانَ

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے":

۱۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور

۲۔ نماز پڑھنا اور

۳۔ زکوٰۃ دینا اور

۴۔ بیت اللہ کا حج کرنا، اور

۵۔ رمضان کے روزے رکھنا [بخاری و مسلم]

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، اس لئے تم حج کرو۔ [مسلم شریف]

احادیث میں حج کے اتنے فضائل وارد ہیں جنہیں کوئی بھی مسلمان سن کر حج کی ادائیگی میں تقصیر و تاخیر کی ہمت نہیں کر سکتا۔ حج کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مغفرت، دوزخ سے آزادی، رضائے الٰہی کا حصول، درجات کی بلندی اور بے شمار اجر و ثواب ملتا ہے، حج میں تقصیر و کوتاہی کرنے والے ایک فرض حکم میں کوتاہی کے گناہ کے ساتھ ساتھ ان بے شمار فضائل سے بھی محروم رہتے ہیں۔

☆ سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

[بخاری و مسلم]

"جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ

اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہو گا جیسا اُس دِن تھا جس دِن اِس کی ماں نے اسے جنا تھا"۔

☆ اسی طرح سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔ [مشکوۃ: ص۲۲۱]

"ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور حج مبرور (گناہوں سے پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے"۔

عَنْ وَھْبِ بْنِ خَنْبَشٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: عمرۃٌ فِی رَمْضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً۔

"رمضان میں کئے گئے عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے"۔

☆ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ، وَلَیْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔ [ترمذی]

"حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح سنار کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ تو بس جنت ہی ہے"۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

اَلْحَاجُّ وَالْعمارُ وَفْدُ اللّٰہِ، اِن دَعوہُ اَجَابَھُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَھُمْ۔ [ابن ماجہ]

”حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاء قبول فرماتے ہیں اور اگر وہ ان سے مغفرت مانگیں تو ان کی مغفرت فرماتے ہیں“۔

☆ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ۔ [مسند احمد]

”جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو، مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعاء کے لئے کہو، کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے“۔ (اس لئے اس کی دعاء قبول ہونے کی خاص توقع ہے)۔

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

مَنْ مَّلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔

” جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں“۔

اور اسی آیت کی تفسیر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کی جب اُن سے کہا گیا کہ ”جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ ان

پر جزیہ لگادوں وہ مسلمان نہیں ہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اور رسول اللہ ﷺ و خلیفہ رسول ﷺ کی اس تشریح سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ کوئی ایسا فرض نہیں ہے کہ جی چاہے تو ادا کیجئے اور نہ چاہے تو ٹال دیجیے بلکہ یہ ایسا فرض ہے کہ ہر اس مسلمان کو جو کعبے تک جانے آنے کا خرچ رکھتا ہو اور ہاتھ پاؤں سے معذور نہ ہو، عمر میں ایک مرتبہ اسے لازماً ادا کرنا چاہیے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں ہو اور خواہ اس کے اوپر بال بچوں کی اور اپنے کاروبار یا ملازمت وغیرہ کی کیسی ہی ذمہ داریاں ہوں۔ جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود حج کو ٹالتے رہتے ہیں اور ہزاروں مصروفیتوں کے بہانے کر کے سال پر سال یونہی گزارتے چلے جاتے ہیں ان کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے۔

رہے وہ لوگ جن کو عمر بھر کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ حج بھی کوئی فرض ان کے ذمہ ہے، دنیا بھر کے سفر کرتے ہیں، بعض بد بخت کعبہ یورپ کو آتے جاتے حجاز کے ساحل سے بھی گزر جاتے ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ صرف چند گھنٹوں کی مسافت پر ہے، اور پھر بھی حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گزرتا، وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں۔ جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اور قرآن سے جاہل ہے جو انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ ان کے دل میں اگر مسلمانوں کا درد اٹھتا ہے تو اٹھا کرے، اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم پر ایمان کا جذبہ تو بہر حال ان کے دل میں نہیں ہے۔ [خطبات]

الغرض جب حج فرض ہو جائے یعنی ایک آزاد، عاقل، بالغ اور تندرست مسلمان کے پاس حوائج اصلیہ (یعنی رہنے کا گھر، لباس، نوکر، سواری، گھریلو سامان، زراعت کا سامان، اہل وعیال کے واپسی تک کے خرچ اور قرض وغیرہ) کے علاوہ اتنا

مال ہو کہ عادت اور حیثیت کے مطابق زادراہ یعنی خانہ کعبہ آنے اور جانے کے خرچ کے لئے کافی ہو، راستہ بھی پر امن ہو، اگر عورت ہے تو محرم بھی میسر ہو، اگر اتنا خرچ نقد موجود نہ ہو لیکن ملکیت میں اتنا زیور ہو یا فوری ضرورت سے زائد اتنا سامان (مثلاً سامانِ تجارت) ہو کہ اس کی مالیت سے اخراجات پورے ہو سکتے ہوں تو ان سب صورتوں میں حج فرض ہے، اس کے بعد تاخیر کرنا جائز نہیں، جو جتنی تاخیر کرے گا اتنا ہی گناہ گار ہو گا۔

وفی فتح القدیر: "وَيَأْثِمُ بِالتَّأْخِيرِ عَن اول سنی الامکان، فلو حج بعده ارتفع الاثم۔" [شامیۃ: ۱۹۲/۲]

امام اعظم، امام مالک، امام احمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک استطاعت کے بعد حج فی الفور فرض ہو جاتا ہے، لہٰذا فرض ہونے کے بعد پہلے ہی سال ادا کرنا ضروری ہے۔

کیونکہ سال بھر میں حج کا وقت متعین ہے اور موت کا کوئی وقت متعین نہیں تو باوجود قدرت کے تاخیر کرنا گویا حج کو ضائع کرنا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "جو حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا لازم ہے، اس لئے کہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے یا اور کوئی حاجت پیش آجاتی ہے"۔

[کنزالعمال: ۴۵۶/۲]

اس بناء پر والدین اگر اجازت نہیں دیتے تو ان کی اجازت کے بغیر بھی حج فرض کے لئے جانا ضروری ہے الا یہ کہ وہ خدمت کے ایسے محتاج ہوں کہ حج پر جانے کے بعد ان کے ناقابل تحمل مشقت میں پڑنے کا خطرہ ہو۔

حج کے فوائد

برادران اسلام! قرآن مجید میں جہاں یہ ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ؑ کو حج کی عام منادی کرنے کا حکم دیا تھا، وہاں اس حکم کی پہلی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ: لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ ۔ [الحج:۲۸]
"تاکہ لوگ یہاں آکر دیکھیں کہ اس حج میں ان کے لیے کیسے فائدے ہیں"۔

یعنی یہ سفر کر کے اور اس جگہ جمع ہو کر وہ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں کہ یہ انہی کے نفع کے لیے ہے اور اس میں جو فائدے پوشیدہ ہیں ان کا اندازہ کچھ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ آدمی یہ کام کر کے خود دیکھ لے۔

حضرت امام ابو حنیفہ ؒ کے متعلق روایت ہے کہ جب تک انھوں نے حج نہ کیا تھا، انہیں اس معاملہ میں تردّد تھا کہ اسلامی عبادات میں سب سے افضل کونسی عبادت ہے، مگر جب انہوں نے خود حج کر کے ان بے حد و حساب فائدوں کو دیکھا جو اس عبادت میں پوشیدہ ہیں، تو بے تامل پکار اٹھے کہ یقیناً حج سب سے افضل ہے۔

آیئے اب ہم مختصر الفاظ میں حج کے فائدے دیکھ لیتے ہیں۔

سفرِ حج کی نوعیت:

دنیا کے لوگ عموماً دو ہی قسموں کے سفروں سے واقف ہیں۔ ایک سفر وہ جو روٹی کمانے کے لیے کیا جاتا ہے، دوسرا وہ جو سیر و تفریح کے لیے کیا جاتا ہے۔ ان دونوں قسم کے سفروں میں اپنی غرض اور اپنی خواہش آدمی کو باہر نکلنے پر آمادہ کرتی ہے۔ گھر چھوڑتا ہے تو اپنی غرض کے لیے، بال بچوں اور عزیزوں سے جدا ہوتا ہے تو اپنی خاطر۔ مال خرچ کرتا ہے یا وقت صرف کرتا ہے تو اپنے مطلب کے لیے۔ لہٰذا

اس میں قربانی کا کوئی سوال نہیں ہے۔ مگر یہ سفر جس کا نام حج ہے، اس کا معاملہ اور سب سفروں سے بالکل مختلف ہے۔ یہ سفر اپنی کسی غرض کے لیے یا اپنے نفس کی خواہش کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس فرض کو ادا کرنے کے لیے ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔ اس سفر پر کوئی شخص اس وقت تک آمادہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت نہ ہو، اس کا خوف نہ ہو اور اس کے فرض کو فرض سمجھنے کا خیال نہ ہو۔ پس جو شخص اپنے گھر بار سے ایک لمبی مدت کے لیے علیحدگی، اپنے عزیزوں سے جدائی، اپنے کاروبار کا نقصان، اپنے مال کا خرچ، اور سفر کی تکلیفیں گوارا کر کے حج کو نکلتا ہے، اس کا نکلنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے اندر خوفِ خدا اور محبتِ خدا بھی ہے اور فرض کا احساس بھی، اور اس میں یہ طاقت بھی موجود ہے کہ اگر کسی وقت خدا کی راہ میں نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ نکل سکتا ہے، تکلیفیں اٹھا سکتا ہے، اپنے مال اور اپنی راحت کو خدا کی خوشنودی پر قربان کر سکتا ہے۔

نیکی اور تقویٰ کی رغبت:

پھر جب وہ ایسے پاک ارادے سے سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو اس کی طبیعت کا حال کچھ اور ہی ہوتا ہے، جس دل میں خدا کی محبت کا شوق بھڑک اٹھا ہو اور جس کو اُدھر کی لو لگ گئی ہو اس میں پھر نیک ہی نیک خیال آنے شروع ہو جاتے ہیں، گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور لوگوں سے اپنا کہا سنا بخشواتا ہے۔ کسی کا حق اس پر آتا ہو تو اسے ادا کرنے کی فکر کرتا ہے تا کہ خدا کے دربار میں بندوں کے حقوق کا بوجھ لادے ہوئے نہ جائے۔ برائی سے اس کے دل کو نفرت ہونے لگتی ہے اور قدرتی طور پر بھلائی کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے۔ پھر سفر کے لیے نکلنے کے ساتھ ہی

جتنا جتنا وہ خدا کے گھر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اتنا ہی اس کے اندر نیکی کا جذبہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی کو اس سے اذیت نہ پہنچے اور جس کی جتنی خدمت یا مدد ہو سکے کرے۔ بدکلامی و بیہودگی، بے حیائی، بددیانتی اور جھگڑا فساد کرنے سے خود اس کی اپنی طبیعت اندر سے رکتی ہے کیونکہ وہ خدا کے راستے میں جا رہا ہے۔ حرمِ الٰہی کا مسافر ہو اور پھر برے کام کرتا ہوا جائے، ایسی شرم کی بات اسی سے کیسے ہو؟ اس کا تو یہ سفر پورے کا پورا عبادت ہے، اس عبادت کی حالت میں ظلم اور فسق کا کیا کام؟ پس دوسرے تمام سفروں کے برعکس یہ ایسا سفر ہے جو ہر دم آدمی کے نفس کو پاک کرتا رہتا ہے، اور یوں سمجھو کہ یہ ایک بہت بڑا اصلاحی کورس ہے جس سے لازماً ہر اس مسلمان کو گزرنا ہوتا ہے جو حج کے لیے جائے۔

احرام اور اس کے شرائط:

سفر کا ایک حصہ ختم کر چکنے کے بعد ایک خاص حد ایسی آتی ہے جس سے کوئی مسلمان جو مکہ جانا چاہتا ہو، احرام باندھے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یہ احرام کیا ہے؟ ایک فقیرانہ لباس، جس میں ایک تہ بند، ایک چادر اور جوتی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک جو کچھ تم تھے سو تھے، مگر اب جو تمہیں خدا کے دربار میں جانا ہے تو فقیر بن کر چلو۔ ظاہر میں بھی فقیر بنو اور دل کے فقیر بھی بننے کی کوشش کرو۔ رنگین کپڑے اور آرائش کے لباس اتارو۔ سادہ اور درویشانہ طرز کا لباس پہن لو۔ موزے نہ پہنو۔ سر کھلا رکھو۔ خوشبو نہ لگاؤ۔ بال نہ بناؤ۔ ہر قسم کی زینت سے پرہیز کرو۔ خصوصی ازدواجی تعلق بند کردو، بلکہ ایسی حرکات و سکنات اور ایسی باتوں سے بھی پرہیز کرو جو اس تعلق کا شوق یا اس کی یاد دلانے والی ہوں۔

شکار نہ کرو، بلکہ شکاری کو شکار کا نشان دینے یا اس کا پتہ بتانے سے بھی اجتناب کرو۔ ظاہر میں جب یہ رنگ اختیار کرو گے تو باطن پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ اندر سے تمہارا دل بھی فقیر بنے گا، کبر و غرور نکلے گا، مسکینی اور امن پسندی پیدا ہو گی، دنیا اور اس کی لذتوں میں پھنسنے سے جو کچھ آلائشیں تمہاری روح کو لگ گئی تھیں وہ صاف ہوں گی اور خدا پرستی کی کیفیت تمہارے اوپر بھی طاری ہو گی اور اندر بھی۔

تلبیہ:

احرام باندھنے کے ساتھ جو کلمات حاجی کی زبان سے نکلتے ہیں، جن کو وہ ہر نماز کے بعد، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت، اور ہر پستی کی طرف اترتے وقت، اور ہر قافلے سے ملتے وقت اور ہر روز صبح نیند سے بیدار ہو کر بلند آواز سے پکارتا ہے، وہ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

”حاضر ہوں، میرے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً تعریف سب تیرے ہی لیے ہے۔ نعمت سب تیری ہے اور ساری بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں“

یہ دراصل حج کی اس ندائے عام کا جواب ہے جو ساڑھے چار ہزار برس سے پہلے حضرت ابراہیم ؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی تھی۔ پینتالیس صدیاں گزر چکی ہیں جب پہلے پہل اللہ کے اُس منادی نے پکارا تھا کہ ”اللہ کے بندو، اللہ کے گھر کی طرف آؤ، زمین کے ہر گوشے سے آؤ، خواہ پیدل آؤ خواہ سواریوں پر آؤ“۔ جواب میں آج تک حرمِ پاک کا ہر مسافر بلند آواز سے کہہ رہا ہے ”میں حاضر ہوں، میرے

اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں صرف تیری طلبی پر حاضر ہوں، تعریف تیرے لیے ہے، نعمت تیری ہے، ملک تیرا ہے، کسی چیز میں تیرا کوئی شریک نہیں"۔ اس طرح لبیک کی ہر صدا کے ساتھ حاجی کا تعلق سچی اور خالص خداپرستی کی اُس تحریک سے جڑ جاتا ہے جو حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل کے وقت سے چلی آرہی ہے۔ ساڑھے چار ہزار برس کا فاصلہ بیچ میں سے ہٹ جاتا ہے۔ یوں معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا اُدھر اللہ کی طرف سے حضرت ابراہیم پکار رہے ہیں اور اِدھر سے یہ جواب دے رہا ہے۔ جواب دیتا جاتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے۔ جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے شوق کی کیفیت اور زیادہ تیز ہوتی جاتی ہے۔ ہر چڑھاؤ اور اتار پر اس کے کانوں میں اللہ کے منادی کی آواز گونجتی ہے اور یہ اس پر لبیک کہتا ہوا آگے چلتا ہے۔ ہر قافلہ اسے وہیں کا پیامی معلوم ہوتا ہے اور ایک عاشق کی طرح یہ اس کا پیام سن کر پکارتا ہے "میں حاضر، میں حاضر"۔ ہر نئی صبح اس کے لیے گویا پیغام دوست لاتی ہے اور نور کے تڑکے میں آنکھ کھولتے ہی یہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدا لگانے لگتا ہے۔

غرض یہ بار بار کی صدا احرام کے اس فقیرانہ لباس، سفر کی اس حالت، اور منزل بمنزل کعبہ کے قریب تر ہوتے جانے کی اس کیفیت کے ساتھ مل کر کچھ ایسا سماں باندھ دیتی ہے کہ حاجی عشقِ الٰہی میں از خود رفتہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل کی یہ حالت ہوتی ہے کہ بس ایک یادِ دوست کے سوا " آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا"۔

طواف کعبہ:

اس شان سے حاجی مکہ مکرمہ پہنچتا ہے اور جاتے ہی سیدھا اس آستانے کا

رخ کرتا ہے جس کی طرف اسے بلایا گیا تھا۔آستانِ دوست کو چومتا ہے، پھر اپنے عقیدے، اپنے ایمان، اپنے دین و مذہب کے اس مرکز کے گرد چکر لگاتا ہے اور ہر چکر آستانہ بوسی سے شروع اور آستانہ بوسی پر ختم کرتا جاتا ہے۔اس کے بعد مقام ابراہیمؑ پر دو رکعتیں سلامی کی پڑھتا ہے، پھر وہاں سے نکل کر کوہِ صفا پر چڑھتا ہے اور وہاں سے جب کعبہ پر نظر پڑتی ہے تو پکار اٹھتا ہے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

"کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، کسی دوسرے کی ہم بندگی نہیں کرتے، ہماری اطاعت صرف اللہ کے لیے خاص ہے خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو"۔

سعی صفا و مروہ:

پھر وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتا ہے، گویا اپنی حالت سے اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ یونہی اپنے مالک کی خدمت میں اور یونہی اس کی خوشنودی کی طلب میں ہمیشہ سعی کرتا رہے گا۔اس سعی کے دوران میں کبھی اس کی زبان سے نکلتا ہے :

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ۔

"خدایا، مجھ سے کام لے اسی طریقہ پر جو تیرے نبی ﷺ کا طریقہ ہے، اور مجھے موت دے اسی راستہ پر جو تیرے نبی ﷺ کا راستہ ہے، اور زندگی میں مجھے بچا ان فتنوں سے جو راہِ راست سے بھٹکانے والے ہیں"۔

اور کبھی کہتا ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔

”پروردگار، معاف کر اور رحم کر، میرے جن قصوروں کو تو جانتا ہے ان سے در گزر کر، تیری طاقت سب سے بڑھ کر ہے اور تیرا اکرم بھی سب سے بڑھ کر“۔

وقوفِ منٰی، عرفات اور مزدلفہ:

اس کے بعد وہ گویا اللہ کا سپاہی بن جاتا ہے اور اب پانچ چھ روز اس کو کیمپ کی سی زندگی بسر کرنی ہوتی ہے۔ ایک دن منٰی میں پڑاؤ ہے، دوسرے دن عرفات میں کیمپ ہے اور خطبہ میں گویا کمانڈر کی ہدایات سنی جارہی ہیں، رات مزدلفہ میں جا کر چھاؤنی ڈالی جاتی ہے۔

رمی جمار:

دن نکلتا ہے تو منٰی کی طرف کوچ ہوتا ہے اور وہاں اس ستون پر کنکریوں سے چاند ماری کی جاتی ہے جہاں تک اصحابِ فیل کی فوجیں کعبہ کو ڈھانے کے لیے پہنچ گئی تھیں۔ ہر کنکری مارنے کے ساتھ سپاہی کہتا جاتا ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطٰنِ وَحِزْبِہٖ۔

اور اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ۔

کنکریوں کی اس چاند ماری کا مطلب یہ ہے کہ خدایا جو تیرے دین کو مٹانے اور تیرا بول نیچا کرنے اٹھے گا، میں اس کے مقابلے میں تیرا بول بالا کرنے کے لیے یوں لڑوں گا۔ پھر اسی جگہ قربانی کی جاتی ہے تاکہ راہِ خدا میں خون بہانے کی نیت اور عزم کا اظہار عمل سے ہو جائے۔ پھر وہاں سے کعبہ کا رخ کیا جاتا ہے، جیسے سپاہی اپنی ڈیوٹی ادا کر کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سرخرو واپس آرہا ہے۔

طواف اور دو رکعتوں سے فارغ ہو کر احرام کھل جاتا ہے۔ جو کچھ حرام

کیا گیا تھا وہ اب پھر حلال ہو جاتا ہے اور اب حاجی کی زندگی پھر معمول کے طور پر شروع ہو جاتی ہے۔ اس معمول کی زندگی کی طرف پلٹنے کے بعد حاجی منیٰ میں جا کر پھر کیمپ کرتا ہے اور دوسرے دن پتھر کے ان تین ستونوں پر باری باری کنکریوں سے پھر چاند ماری کرتا ہے جن کو جمرات کہتے ہیں اور جو دراصل اس ہاتھی والی فوج کی پسپائی اور تباہی کی یادگار ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے سال عین حج کے موقع پر اللہ کے گھر کو ڈھانے آئی تھی اور جسے اللہ کے حکم سے آسمانی چڑیوں نے کنکریاں مار مار کر تباہ کر دیا تھا۔ تیسرے دن پھر ان ستونوں پر سنگ باری کرنے کے بعد حاجی مکہ پلٹتا ہے اور اپنے دین کے مرکز کا طواف کرتا ہے۔ یہ طواف وداع ہے اور اس سے فارغ ہونے کے معنی حج سے فارغ ہو جانے کے ہیں۔

حج کی برکات واثرات:

یہ ساری تفصیل جو آپ نے سنی اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حج کے ارادے اور اس کی تیاری سے لے کر اپنے گھر واپس آنے تک ۵۰،۴۰ دن کی مدت میں، کتنے زبردست اثرات آدمی کے دل اور دماغ پر پڑتے ہیں۔ اس میں وقت کی قربانی ہے، مال کی قربانی ہے، آرام وآسائش کی قربانی ہے، بہت سے دنیوی تعلقات کی قربانی ہے، بہت سی نفسانی خواہشوں اور لذتوں کی قربانی ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کی خاطر ہے۔ کوئی ذاتی غرض اس میں شامل نہیں۔

پھر اس سفر میں پرہیز گاری وتقویٰ کے ساتھ مسلسل خدا کی یاد اور خدا کی طرف شوق وعشق کی جو کیفیت آدمی پر گزرتی ہے، وہ اپنا ایک مستقل نقش دل پہ چھوڑ جاتی ہے جس کا اثر برسوں قائم رہتا ہے۔ پھر حرم کی سرزمین میں پہنچ کر قدم قدم پر انسان ان لوگوں کے آثار دیکھتا ہے جنہوں نے اللہ کی بندگی واطاعت میں اپنا

سب کچھ قربان کیا۔ دنیا بھر سے لڑے، مصیبتیں اٹھائیں، جلاوطن ہوئے، ظلم پر ظلم سہے، مگر بالآخر اللہ کا کلمہ بلند کر کے چھوڑا اور ہر اس باطل قوت کا سر نیچا کر کے ہی دم لیا جو انسان سے اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی کرانا چاہتی تھی۔ ان آیات بینات اور ان آثار متبرکہ کو دیکھ کر ایک خدا پرست آدمی عزم وہمت اور جہاد فی سبیل اللہ کا جو سبق لے سکتا ہے، شاید کسی دوسری چیز سے نہیں لے سکتا۔

پھر طواف کعبہ سے اس مرکزِ دین کے ساتھ جو وابستگی ہوتی ہے اور مناسکِ حج میں دوڑ دھوپ، کوچ اور قیام سے مجاہدانہ زندگی کی جو مشق کرائی جاتی ہے، اسے اگر آپ نماز اور روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ ملا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو کہ یہ ساری چیزیں کسی بہت بڑے کام کی ٹریننگ ہیں جو اسلام مسلمانوں سے لینا چاہتا ہے۔ اسی لیے ہر اس مسلمان پر جو کعبہ تک جانے آنے کی قدرت رکھتا ہو، حج لازم کر دیا گیا ہے تاکہ جہاں تک ممکن ہو ہر زمانے میں زیادہ سے زیادہ مسلمان ایسے موجود رہیں جو اس پوری ٹریننگ سے گزر چکے ہوں۔

حج ایک اجتماعی عبادت:

لیکن حج کے فائدوں کا پورا اندازہ کرنے سے آپ قاصر رہیں گے جب تک یہ بات آپ کے پیشِ نظر نہ ہو کہ ایک ایک مسلمان اکیلا اکیلا حج نہیں کرتا بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے حج کا ایک ہی زمانہ رکھا گیا ہے اور ہزاروں لاکھوں مسلمان مل کر ایک وقت میں حج ادا کرتے ہیں۔ پہلے جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس سے تو آپ کے سامنے صرف اتنی بات آئی ہے کہ فرداً فرداً ایک ایک حاجی پر اس عبادت کا کیا اثر ہوتا ہے۔ لیکن دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے حج کا ایک ہی وقت مقرر کر کے ان فائدوں کو کس طرح لاکھوں درجے بڑھا دیا گیا ہے۔

اسلام کا کمال یہی ہے کہ بیک کرشمہ دو کار نہیں بلکہ ہزار کار نکال لے جاتا ہے۔ نماز علیحدہ پڑھنے ہی میں کچھ کم فائدے نہ تھے مگر اس کے ساتھ جماعت کی شرط لگا کر، اور امامت کا قاعدہ مقرر کر کے، اور جمعہ و عیدین کی بڑی جماعتیں بنا کر اس کے فائدوں کو بے حد و حساب بڑھا دیا گیا۔ روزہ فرداً فرداً رکھنا بھی اصلاح اور تربیت کا بہت بڑا ذریعہ تھا مگر سب مسلمانوں کے لیے رمضان کا ایک ہی مہینہ مقرر کر کے اس کے فائدے اتنے بڑھا دیے گئے کہ شمار میں نہیں آسکتے۔ زکوٰۃ الگ الگ دینے میں بھی بہت خوبیاں تھیں، مگر اس کے لیے بیت المال کا نظام مقرر کر کے اس کی منفعت اتنی زیادہ کر دی گئی کہ آپ اس کا اندازہ اس وقت تک کر ہی نہیں سکتے جب تک اسلامی حکومت قائم نہ ہو، اور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لیں کہ تمام مسلمانوں کی زکوٰۃ ایک جگہ جمع کر کے ایک انتظام کے ساتھ مستحقین میں تقسیم کرنے سے کتنی خیر و برکت ہوتی ہے۔

یہی معاملہ حج کا بھی ہے۔ اکیلا اکیلا آدمی حج کرے، تب بھی اس کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آسکتا ہے، مگر تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے ایک ہی وقت میں مل کر حج کرنے کا قاعدہ مقرر کر کے تو اس کے فائدوں کی کوئی حد باقی ہی نہیں رکھی گئی۔ [خطبات]

حج کے شرائط

حج ہر شخص پر فرض نہیں ہوتا، بلکہ اس کی خاص خاص شرطیں ہیں، جس شخص میں وہ پائی جائیں خواہ مرد ہو یا عورت، اس پر حج فرض ہو گا اور جس میں وہ تمام شرطیں یا کوئی ایک شرط مفقود ہو اس پر حج فرض نہیں ہو گا وہ شرائط یہ ہیں:

پہلی شرط:

مسلمان ہونا یہ شرط صرف حج کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ تمام عبادات نماز، روزہ وغیرہ کے لئے بھی ہے، چنانچہ کافر پر حج فرض نہیں۔

دوسری شرط:

بالغ ہونا، نابالغ پر حج فرض نہیں، اگر کسی سمجھدار نابالغ نے حج کر لیا تو وہ نفل ہو گا، بطور فرض کے ادا نہ ہو گا، چنانچہ بالغ ہونے کے بعد اگر اس میں سب شرائط پائی گئیں تو اب حج دوبارہ کرنا ہو گا۔

تیسری شرط:

عاقل ہونا، پاگل، مجنون اور دیوانہ پر حج فرض نہیں، اگر ایسے شخص نے حج کر لیا تو وہ بطور فرض کے ادا نہ ہو گا۔

چوتھی شرط:

آزاد ہونا، چنانچہ غلام اور لونڈی (باندی) پر حج فرض نہیں۔

پانچویں شرط:

بدن کا سالم ہونا، جو شخص نابینا یا اپاہج ہو یا جس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو یا اتنا بوڑھا یا بیمار ہو کہ سخت مشقت کے بغیر سواری پر بھی سفر نہ کر سکے تو

ایسے لوگوں پر حج فرض نہیں اور دوسروں کے ذریعے حج کرانا یا حج کی وصیت کرنا بھی ان پر لازم نہیں۔ لیکن اگر یہ لوگ مشقت جھیل کر حج کر لیں تو فریضہ حج ادا ہو جائے گا، تندرست ہونے کے بعد دوبارہ حج فرض نہیں ہوگا۔

بہت سے علماء نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں پر بھی حج فرض ہے۔ اگر ان کو یقین یا ظن غالب ہو کہ وہ تا زندگی خود حج کے لیے نہیں جا سکیں گے تو ان پر واجب ہے کہ کسی دوسرے شخص کے ذریعے اپنا حج کرا لیں یا مرتے وقت وصیت کر دیں کہ میرے مرنے کے بعد میرا حج کرا دیا جائے اور اختلافی مسائل میں احتیاط ہی بہتر ہے اس لیے ایسے حضرات کے پاس اگر مال ہو تو خرچ دے کر کسی دوسرے سے حج کرا لینا چاہیے یا وصیت کر دینی چاہیے۔

مسئلہ: یاد رکھیئے جس شخص پر صحت و تندرستی کے زمانہ میں حج فرض ہوا پھر بعد میں حج کرنے سے پہلے پہلے اپاہج یا بیمار ہو گیا تو اب اس پر حج کی ادائیگی بالاتفاق فرض ہے، خود جا سکتا ہو تو خود جائے ورنہ خرچہ دے کر کسی دوسرے شخص سے کرائے، اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو وارثوں کو وصیت کر دے کہ بعد وفات اس کی طرف سے حج بدل کرا دیں۔

چھٹی شرط:

استطاعت (قدرت) ہونا، یعنی مالدار ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حاجی کے پاس اپنی روزانہ کی ضروریات سے زائد اتنا سرمایہ ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں دورانِ قیام اپنے مصاف پورے کر سکے اور جن اہل و عیال کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے، اس کا بھی واپسی تک کے لیے انتظام کر سکے، چنانچہ جس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو اس پر حج فرض ہے اور جس کے پاس اتنا مال نہ

ہو اس پر حج فرض نہیں۔

ساتویں شرط:

استطاعت کا زمانۂ حج میں پایا جانا، اس شرط کا مطلب یہ ہے کہ چھٹی شرط میں جس استطاعت کا ذکر ہے وہ استطاعت زمانۂ حج میں پائی جائے تب تو حج فرض ہو گا اور اگر زمانۂ حج شروع ہونے سے پہلے استطاعت ختم ہو گئی یعنی جو مال حج کے لیے کافی ہو تا وہ زمانۂ حج شروع ہونے سے پہلے خرچ یا ضائع ہو گیا تو حج فرض نہیں ہو گا۔

یہاں زمانۂ حج سے مراد حج کے مہینے یعنی شوال، ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں، یہ وقت ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ مکرمہ سے اتنی مسافت پر رہتے ہوں کہ ان دنوں میں اپنے وطن سے روانہ ہو کر حج پر پہنچ سکیں، اور اگر اتنی دور رہتے ہوں کہ اس عرصہ میں بھی حج پر پہنچنا ممکن نہ ہو تو ایسے لوگوں کے لیے زمانۂ حج اس وقت سے شروع سمجھا جائے گا جس وقت ان کے علاقہ کے لوگ عام طور سے سفر حج کے لیے جانا شروع کرتے ہیں۔

چنانچہ پہلی قسم کے لوگ اگر حج کے مہینوں سے پہلے پہلے مصارف حج کے مالک ہوئے اور ماہ شوال شروع ہونے سے پہلے ہی وہ مال خرچ یا ضائع ہو گیا تو ان پر حج فرض نہیں ہو گا اسی طرح دوسری قسم کے لوگوں کا مال اگر اپنے علاقے کے زمانۂ حج سے پہلے خرچ یا ضائع ہو گیا تو ان پر بھی حج فرض نہیں ہو گا۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ کے افعال اور اجمالی خاکہ

عمرہ مندرجہ ذیل چار مخصوص اعمال کا نام ہے

- ☆ احرام
- ☆ طواف
- ☆ سعی
- ☆ حلق یا قصر

عمرہ کے ممنوع ایام:

سال بھر میں صرف پانچ دن ہیں جن میں عمرہ ممنوع ہے یعنی ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک۔ یہ دن حج کے لیے مخصوص ہیں، ان میں عمرہ نہیں ہوتا۔ ان کے علاوہ سال بھر عمرہ کرنا جائز ہے۔

عمرے کی ابتداء اور انتہا:

عمرے کی ابتداء احرام سے اور اختتام حلق پر ہوتا ہے۔ یہ گویا ایسے ہے جیسے نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے اور انتہاء سلام پھیرنے سے ہوتی ہے۔

نماز کی نیت کر کے تکبیر پڑھنے سے نماز کی ممنوع چیزیں مثلاً بات چیت، کھانا پینا وغیرہ بند ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح عمرہ کا احرام باندھتے ہوئے نیت کرتے ہی انسان پر سات چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں جبکہ عمرہ ختم کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے سے یہ پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

عمرے کے سات ممنوع کام :

عمرہ میں سات چیزیں ممنوع ہیں۔ انہیں ''جنایت'' یعنی جرم کہتے ہیں۔ ان

کا ارتکاب کرنے سے ''دم'' یعنی جرمانہ لازم ہو جاتا ہے۔ وہ سات چیزیں یہ ہیں:

۱۔ ناخن تراشنا

۲۔ جسم کے کسی حصے کے بال توڑنا، حجامت بنانا۔ اضافی بالوں کو ختم کرنا بھی منع ہے۔ سر اور داڑھی کے بال اور مونچھ کے بال لینا بھی منع ہے۔

۳۔ خوشبو لگانا، یا ایسی چیز استعمال کرنا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو۔

۴۔ مرد کے لئے چہرہ یا سر ڈھانکنا دونوں منع ہیں۔ عورت کے لیے چہرہ کو ایسے نقاب سے ڈھانکنا منع ہے جو چہرے سے لگے۔ البتہ ان کے لیے چہرے کا پردہ لازم ہے، لیکن چھجے والی ٹوپی یا نقاب استعمال کرے تاکہ نقاب چہرے کو نہ لگے۔ اس چھجے والی ٹوپی میں ان دونوں باتوں پر عمل ہو جاتا ہے جو شریعت نے عورت کے لیے لازم قرار دی ہیں۔ عورت کے لیے شریعت کے دو حکم ہیں:

☆ ایک یہ کہ غیر محرموں کے سامنے چہرہ نہیں کھول سکتی۔ اس کے چہرے کو یا تو ''اللہ رب العزت'' دیکھ سکتا ہے جو اس کا خالق ہے یا پھر جس کو اس خالق نے اجازت دی ہو یعنی اس کا شوہر یا اس کے محرم مرد، وہ دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ایک پابندی تو یہ ہے۔ پردے کی یہ پابندی یہاں بھی ہے اور حرمین میں تو یہ اور ضروری اور لازمی ہو جاتی ہے، کیونکہ جیسے وہاں کی نیکی کا ثواب زیادہ ہے، اسی طرح وہاں کے گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہے۔

☆ دوسری پابندی یہ ہے کہ احرام کی حالت میں چہرہ ڈھانکو، لیکن ایسی چیز سے جو چہرے کو نہ لگے۔ اب چہرہ ڈھانکنا بھی ہے اور نقاب کو چہرے

سے لگنے سے، چھونے سے روکنا بھی ہے۔اس کا حل چھجے والا نقاب ہے کہ نقاب چہرے کو نہ لگے، لیکن غیر محرم سے چہرے کو چھپالے۔

۵۔ مرد کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا۔ قمیص، شلوار، زیر جامہ وغیرہ۔ دستانے یاموزے پہننا بھی منع ہے۔

۶۔ ایسی چپل بھی ممنوع ہے جو پیر کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانکے۔ یا تو قینچی چپل ہو یا ایسی پٹی والی چپل ہو کہ چپل وہاں سے تو اٹکی رہے، لیکن پاؤں کی پشت (یعنی اوپر والے حصے) کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے۔

۷۔ شہوت کی کوئی بات یا کام کرنا۔الغرض یہ سات چیزیں ممنوع ہیں۔

خلاف ورزی کا جرمانہ اور کفارہ:

اگر خدانخواستہ ممنوع چیزوں میں سے کسی کا ارتکاب کیا تو دم لازم آئے گا۔ چھوٹا جانور یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ۔اس کو''دم'' کہتے ہیں۔ جرم ہلکا ہو تو دم کے بجائے صدقہ دے سکتے ہیں۔ ہلکے اور سخت جرم کی تفصیل کے لیے ضرورت کے وقت علمائے کرام اور مفتیانِ عظام سے رجوع کریں۔

عمرہ

عمرہ قدم بہ قدم

احرام کی تیاری:

حجامت، غیر ضروری بالوں کی صفائی، ناخن کاٹنے کے بعد احرام کی نیت سے غسل ورنہ وضو کرلیں۔

احرام باندھنا:

ایک سفید چادر بطور تہہ بند باندھ لیں۔ دوسری چادر اوڑھ لیں (دونوں بازو ڈھکے ہوئے ہوں) اس وقت کنگھا کرنا، بدن پر ہلکا سا عطر لگانا سنت ہے۔ (عورتیں اپنے کپڑوں ہی میں احرام کی نیت کریں گی)

نفل نماز: اب سر ڈھانک کر دو رکعت نفل پڑھیں۔

(اگر نماز کا مکروہ وقت ہو تو نفل چھوڑ دیں)

نیت: مرد سر ننگا کرکے (عورتیں سر ڈھک کر) نیت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

"اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اسے میرے لئے آسان فرمادیجئے اور قبول فرمالیجئے"۔

تلبیہ: نیت کرتے ہی مرد ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین بار یہ پڑھیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

دعا: اس کے بعد درود شریف پڑھیں، پھر یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ ط وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ ط

’’اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور جہنم سے آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں۔‘‘

اس کے بعد اور جو دعائیں چاہیں مانگیں۔

احرام کی پابندیاں:

تلبیہ پڑھتے ہی آپ پر احرام کی پابندیاں شروع ہو گئیں۔

اب مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی پشت پر ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانکنے والا ہو، البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنے رکھیں، ہر قسم کی چپل بھی پہن سکتی ہیں۔

خواتین و حضرات دونوں بال نہیں کاٹ سکتے، ناخن نہیں تراش سکتے، خوشبو نہیں لگا سکتے، ہمبستری نہیں کر سکتے، شکار نہیں کر سکتے حتی کہ اپنے بدن کی جوں بھی نہیں مار سکتے۔

دوران سفر: زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھتے رہیں۔

مکہ مکرمہ:

ذوق و شوق، عظمت و محبت اور عاجزی کے ساتھ لبیک پڑھتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے داخل ہوں۔

حرم شریف میں حاضری:

وضو کر کے حرم میں جائیں۔ پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

اعتکاف کی نیت:

پھر یہ کہیں: ”اے اللہ! میں جتنی دیر اس مسجد میں رہوں اتنی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں“۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر:

بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی یہ کہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

پھر راستے سے ہٹ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں مانگیں کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا خاص موقع ہے۔

طواف کی تیاری:

باوضو ہونا ضروری ہے۔ تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ تحیۃ المسجد نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ مسجد حرام کا تحیۃ المسجد طواف ہی ہے۔

طواف کی نیت:

صرف مرد حضرات اضطباع کرلیں (یعنی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیے اور دایاں کندھا کھلا رہنے دیجئے)۔ اب حجر اسود کی سیدھ میں اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے دل میں نیت کریں:

”اے اللہ! میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کے طواف کی نیت کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمالیجئے“

استلام:

اب دو تین قدم آگے بڑھ کر حجر اسود کے بالکل بالمقابل سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ کہیں: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

اور ہاتھ چھوڑدیں۔ پھر اسی جگہ کھڑے کھڑے دوبارہ

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

کہتے ہوئے حجر اسود کا استلام کریں یعنی اگر کسی کو ایذاء پہنچائے بغیر ممکن ہو تو حجر اسود پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر حجر اسود کو بوسہ دیجئے اور اگر بوسہ ممکن نہ ہو تو پھر دور سے استلام کا اشارہ کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف شروع:

اسی جگہ پر کھڑے کھڑے ہی اس طرح رخ تبدیل کریں کہ کعبہ شریف آپ کے بائیں طرف ہو جائے اور طواف شروع کر دیں۔

تنبیہ:

حجر اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا دوران طواف خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں، اس کا خصوصی خیال رکھیں۔

رمل:

مرد حضرات طواف کے سات چکروں میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کریں۔

یعنی اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر پہلوانوں کی طرح ذرا تیزی سے چلیے

باقی چار چکروں میں حسب معمول عام رفتار سے چلیں۔ خواتین تمام چکروں میں عام رفتار سے چلیں۔

طواف کی دعائیں:

نبی اکرم ﷺ سے یہ تین دعائیں طواف میں مانگنی منقول ہیں:

☆ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَاقَةِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اگر کوئی دعا بھی یاد نہ ہو تو

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

پڑھتے رہیں۔(اگر کوئی طواف میں خاموش بھی رہے تب بھی طواف ہو جاتا ہے یا جو بھی دعا یاد ہو یا جس میں دل لگے، نیز اپنی زبان میں بھی دعا مانگ سکتا ہے)

استلام یا اشارہ:

اسی طرح چلتے چلتے جب آپ دوبارہ حجر اسود کی سیدھ پر پہنچیں گے تو ایک چکر پورا ہو گا۔ ہر چکر کے اختتام پر جب حجر اسود پر پہنچیں تو بغیر ایذاء کے اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ دور سے ہاتھوں کا اشارہ کر کے ہاتھ چوم لیں پھر سات چکر پورے ہونے پر پھر ایک مرتبہ آخر میں بھی استلام یا اشارہ کریں، اس حساب سے طواف میں کل آٹھ مرتبہ حجر اسود کا استلام یا اشارہ ہوتا ہے۔

طواف ختم:

سات چکر پورے ہونے اور استلام کا اشارہ کرنے سے طواف ختم کردیں۔

اضطباع ختم:

اب اضطباع ختم کردیں یعنی دونوں کندھے ڈھک لیں۔

دو رکعت نماز:

مقام ابراہیم پر (ورنہ جہاں آسانی سے جگہ ملے) طواف کے بعد کی دو رکعت واجب نمازادا کریں اور پھر دعا کریں۔

ملتزم:

اب ملتزم (بیت اللہ کی دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے) پر آکر خوب گڑگڑا کر دعامانگنے کے لیے آنا افضل ہے۔ لیکن کیونکہ آج کل وہاں خوشبو لگی ہوتی ہے اس لئے احرام کی حالت میں وہاں نہ جائیں یا پھر اپنے بدن اور کپڑوں کو اس خوشبو سے بچائے رکھیں اور اس سے کچھ دور رہ کر دعا کریں۔

آب زمزم:

ملتزم پر دعا کرنے کے بعد زمزم پر آکر قبلہ رخ کھڑے ہو کر بسم اللہ پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے زمزم پیجئے اور یہ دعا مانگئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ عِلۡمًا نَافِعًا وَّرِزۡقًا وَاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ

آخری استلام:

اب سعی کے لیے روانہ ہوتے وقت ایک بار پھر حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر حجر اسود کا استلام کریں یہ نواں استلام ہو جائے گا اور پھر صفا پہاڑی کی طرف چلیں

سعی شروع: صفا پر سعی کی نیت کریں :

اے اللہ میں آپ کی رضا کی خاطر صفا اور مروہ کے درمیان سعی (سات پھیرے لگانے) کا ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان فرمادیجئے اور قبول

فرمائیے۔

صفا پر اتنا چڑھیے کہ بیت اللہ نظر آسکے، ہجوم یا ستونوں کی وجہ سے بیت اللہ نظر نہ آئے تو کوئی حرج نہیں۔

پھر اللہ کی حمد و ثناء بیان کر کے ہاتھ اٹھا کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے خوب دعائیں مانگیں۔ باوضو سعی کرنا سنت ہے۔

مروہ کی طرف روانگی:

دعا کر کے صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں۔ سبز ستونوں/لائٹوں (میلین اخضرین) کے درمیان دوڑ کر چلیں (عورتیں اپنی عام رفتار سے چلیں)۔

صفا اور مروہ کے درمیان مانگنے کے لئے ایک مسنون دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط

مروہ پہنچ کر:

یہاں بھی قبلہ رخ ہو کر اسی طرح دعائیں کریں جیسا کہ صفا پر کی تھیں۔

یہ سعی کا ایک چکر مکمل ہو گیا۔ اسی طرح سات چکر پورے کیجئے اور ہر چکر میں جب صفا یا مروہ پر پہنچیں تو اسی طرح ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں اور ہر چکر میں میلین اخضرین کے درمیان مرد ہلکا ہلکا دوڑیں۔

سعی ختم:

ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گیا، سعی پوری ہو گئی۔ قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

حلق یا قصر:

عمرہ کا آخری کام (مرد) پورے سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں، اور عورت سر کے بال انگلی کے پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتروائیں۔ مرد حضرات حنفی مسلک والے صرف چند بال کتروانے سے اجتناب کریں ورنہ دم واجب ہوگا اور ساتھ سر منڈواتے وقت احتیاط کریں، خوشبودار صابن یا شیمپو وغیرہ سر پر نہ لگے۔

الحمدللہ آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ بے انتہا قبول فرمائے۔ آمین

نفلی طواف:

حرم پاک میں سب سے بہتر عبادت طواف ہے۔ لٰہذا بازاروں میں فضول گھومنے اور وقت ضائع کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب ہے۔ جو وقت طواف سے بچے اس میں نوافل اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا چاہیے۔ لیکن نفلی طواف میں نہ اضطباع ہے اور نہ رمل اور نہ نفلی طواف کے بعد سعی ہو گی۔

مکہ معظمہ کے چند مقامات

مکہ معظمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج و عمرہ کا حصہ تو نہیں ہے، لیکن وہاں جاکر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت اور طاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعاء کی بھی امید ہے، لیکن یہ زیارت ضروری ہر گز نہیں، بلکہ مسنون یا مستحب بھی نہیں، شرعاان مقامات کی زیارت کا کوئی ثواب منقول نہیں، اگر کوئی بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہیے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے اور زیادہ سے زیادہ وقت طواف میں صرف کرنا چاہیے، کیونکہ وہاں کی سب سے افضل عبادت یہی ہے۔

تاہم اگر کوئی سیر و تفریح کی نیت سے نہیں، ایمان تازہ کرنے کی نیت سے ان مقامات کی زیارت کرے تو کوئی حرج نہیں۔ چند اہم مقامات مندرجہ ذیل ہیں:

غارِ حرا:

جہاں قرآن کریم کی پہلی وحی اور سورۂ علق کی ابتدائی آیات اتریں۔

غارِ ثور:

جہاں ہجرت کے وقت رسول کریم ﷺ تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

مسجد الجن:

جہاں نبی کریم ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مسجد الرائیۃ:

جہاں نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مسجد بلال رضی اللہ عنہ :

یہ جبل ابو قبیس کے اوپر ہے۔ وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا تھا۔

مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

محلہ مولد النبی میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ۔

جنتِ معلی :

مکہ مکرمہ کا قبرستان، جہاں ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سمیت بہت حضرات صحابہ واہل بیت اور اکابر امت دفن ہیں۔

حج

حج کے مختصر احکام

حج کے تین فرائض:

☆ احرام ☆ وقوف عرفہ ☆طوافِ زیارت

حج کے چھ واجبات:

☆ وقوفِ مزدلفہ ☆ شیطان کو کنکریاں مارنا

☆ حج کی قربانی ☆ حلق یا قصر

☆ صفامروہ کی سعی ☆ طوافِ وداع

حج کی اقسام:

حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) افراد:

صرف حج ادا کر کے واپس آجائے اور اس سے پہلے کوئی عمرہ ادا نہ کرے۔

(۲) تمتع:

حج کے مہینوں میں حرم جا کر پہلے الگ احرام سے عمرہ ادا کرے پھر ۸ ذی الحجہ کو نیا احرام باندھ کر حج ادا کرے۔

(۳) قران:

عمرہ اور حج کو ایک ہی احرام میں اس طرح ادا کرے کہ عمرہ پورا کرنے کے بعد نہ حلق و قصر کرے اور نہ احرام اتارے بلکہ اُسی احرام سے حج ادا کرے پھر حلق یا قصر کر کے عمرہ اور حج دونوں احراموں سے ایک ہی بار نکل جائے۔

حج کے مہینے:

☆ شوال، ذِی القعدہ اور ذِی الحجہ کے پہلے دس دن کہ حاجی ان مہینوں اور دنوں میں کسی بھی مہینے یا دن سے احرام باندھ کر حج کی نیت کر سکتا ہے۔

حج کے دن:

☆ ۸ ذِی الحجہ (یومِ ترویہ)

☆ ۹ ذِی الحجہ (یومِ عرفہ)

☆ ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذِی الحجہ (ایام نحر/ایام اضحیہ یعنی قربانی کے تین دن)

طواف کی اقسام:

☆ طواف قدوم: آمد کا طواف (سنت)

☆ طوافِ زیارت: مرکزی طواف (فرض)

☆ طواف وداع: واپسی کا طواف (واجب)

وقوف کی اقسام:

☆ وقوفِ عرفہ: رکن اعظم (فرض)

☆ وقوفِ مزدلفہ: (واجب)

☆ وقوفِ منٰی: (سنت مؤکدہ)

یعنی ۹، ۱۰ اور ۱۱ تاریخ کی رات منٰی میں گزارنا سنت ہے لہٰذا یہ پوری رات یا اکثر حصہ منٰی سے باہر گزارنا مکروہ ہے لیکن دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

عمرہ وحج میں ممنوع کام:

☆ ناخن تراشنا

☆ بال منڈوانا یا کتروانا

☆ خوشبو لگانا

☆ مرد کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا

☆ مرد کے لیے موزے یا ایسی چپل پہننا جس سے پیر کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے

☆ مرد کے لیے سر یا چہرہ دونوں اور عورت کے لیے صرف چہرہ ڈھانپنا

☆ شہوت کا کوئی کام یا بات کرنا

حج وعمرہ کی مسنون دعائیں

تلبیہ:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

ترجمہ: "حاضر ہوں اے اللہ ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ تمام تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی کے لئے ہیں اور بادشاہت بھی آپ ہی کی ہے۔آپ کا کوئی شریک نہیں ہے"۔

حجر اسود کے استلام کے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِکَ، وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ، وَاِتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ۔

طواف کے دوران:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

رکن یمانی پر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

سعی کے دوران: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط

زمزم پیتے وقت :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَآءً مِنْ کُلِّ دَآءٍ

شیطان کو کنکریاں مارتے وقت: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ایک جامع دعاء:

جن عوام کو منقول دعائیں عربی میں یاد نہ ہوں ان کے لئے ذیل میں ایک جامع دعاء لکھی جاتی ہے جو قبولیتِ دعاء کے مختلف مواقع میں مانگی جاسکتی ہے:

"یاالٰہ العالمین! اس موقع پر سرکارِ دو عالم ﷺ اور آپ کے نیک بندوں نے جو بھلائیاں مانگی ہیں، وہ سب مجھے عطا فرما اور جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھے اپنی پناہ عطا فرما! آمین"۔

کسی جگہ یوں بھی دعاء کریں:

"اے اللہ! یہاں پر آج تک جتنی دعائیں آپ کے انبیاء کرام * نے اور سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے دوسرے مقبول بندوں نے مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرما! آمین"۔ اور

"اے اللہ! ہمیں اپنی رضا اور جنت عطا فرما اور اپنی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ عطا فرما! آمین"۔

غرض: اپنی زبان مین اپنی دنیا و آخرت کی حاجات مانگے اور رشتہ داروں، دوستوں بلکہ ساری امت کے لیے خیر و بھلائی کی دعائیں مانگے۔

اجمالی خاکہ

حج کے پانچ دن

حج کا پہلا دن: ۸ذی الحجہ

☆ منیٰ آمد اور پانچ نمازوں کی ادائیگی

ظہر، عصر، مغرب، عشاء

☆ رات منیٰ میں قیام وعبادت

☆ ۹ تاریخ کی نماز فجر

حج کا دوسرا دن: ۹ذی الحجہ

☆ غسل کا اہتمام وقوف کی تیاری اور فجر کی نماز کے بعد عرفات کو روانگی

☆ بعد از زوال تا مغرب وقوفِ عرفات

☆ ظہر وعصر کی نماز، رش کی وجہ سے اپنے خیمے میں اپنے اپنے وقت پر باجماعت پڑھیں۔اور اگرامام کے ساتھ مرکزی جماعت میں شرکت کا موقع ملے تو ظہر کے وقت میں ظہر عصر دونوں نمازیں جماعت کے ساتھ امام حج کے پیچھے پڑھیں۔

☆ غروب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر، مزدلفہ کو روانگی۔

☆ مغرب اور عشاء کی نمازیں بہر صورت عشاء کے وقت مزدلفہ میں اکٹھی پڑھیں۔

☆ رات مزدلفہ میں قیام، تہجد اور مناجات ودعا

حج کا تیسرا دن: ۱۰ذی الحجہ

☆ مزدلفہ میں فجر کے بعد وقوف، طلوع آفتاب سے ذرا پہلے منیٰ روانگی اور طلوع کے بعد ترتیب سے تین کام

(۱) پہلے صرف بڑے ستون کی رمی (اس رمی کے بعد دعا نہیں)

(۲) پھر حج کی قربانی (عید کی قربانی کی الگ شرائط ہیں)

(۳) پھر سر کے بال منڈوانا یا انگلی کے پورے جتنا کتروانا، خواتین صرف بال کتروائیں۔

☆ احرام کھول کر عام کپڑوں میں طواف زیارت کے لیے مکہ مکرمہ جائیں، کل یا پرسوں بھی کر سکتے ہیں۔

☆ رات واپس منٰی میں قیام

حج کا چوتھا دن: ۱۱ذی الحجہ

☆ زوال کے بعد اگلے دن صبح صادق تک کسی وقت رمی

پہلے چھوٹے ستون کی (اس کے بعد دعا)

پھر درمیانے ستون کی (اس کے بعد دعا)

پھر بڑے ستون کی (اس کے بعد دعا نہیں)

☆ طواف زیارت اگر کل نہیں کیا تو آج کر لیں

☆ رات واپس منٰی میں قیام

حج کا پانچواں دن: ۱۲ذی الحجہ

☆ زوال کے بعد اگلے دن صبح صادق تک کسی وقت رمی

پہلے چھوٹے ستون کی (اس کے بعد دعا)

پھر درمیانے ستون کی (اس کے بعد دعا)

پھر بڑے ستون کی (اس کے بعد دعا نہیں)

☆ طواف زیارت اب تک نہیں کیا تو آج مغرب سے پہلے پہلے ضرور کر لیں۔

خواتین معذوری کی حالت میں ہوں تو بعد میں بھی کر سکتی ہیں، حج کے بقیہ مناسک اپنے وقت پر کریں۔

چھٹا دن (اختیاری): ۱۳ ذی الحجہ

آج رمی کا اختیار ہے۔ ۱۲ تاریخ کو مکہ مکرمہ جا سکتے ہیں۔ اگر ۱۳ تاریخ کی صبح صادق تک ٹھہر گئے تو رمی واجب ہو جائے گی جو صبح صادق کے بعد کر سکتے ہیں۔

طوافِ وداع:

یہ طواف وطن واپسی سے پہلے کیا جاتا ہے۔ حج مکمل ہوا۔ اللہ کا شکر ادا کریں اور اپنی زندگی شریعت کے مطابق بنانے کا عزم کریں۔

حج کی تفصیل

قدم بہ قدم

۸ ذِی الحجہ (حج کا پہلا دن)

حج واحرام کی تیاری:

۸ ذِی الحجہ سے پہلی رات کو حج شروع کرنے اور منٰی جانے کی تیاری مکمل کر لیجئے، سر کے بال سنواریئے، مونچھیں کاٹئے، ناخن کاٹئے، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کیجئے۔

احرام، نفل، نیت اور تلبیہ:

۸ ذِی الحجہ کی صبح کو حرم یا اپنے ہوٹل سے غسل یا وضو کر کے احرام باندھ لیجئے، جسکا مختصر طریقہ مردوں اور عورتوں کیلئے عمرہ کے بیان میں گزر چکا ہے۔افضل یہ ہے کہ احرام باندھ کر مسجد حرام میں جائیں اور تحیۃالمسجد کی نیت سے طواف کریں اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو مرد حرم شریف میں آکر سر ڈھک کر دو رکعت نفل ادا کریں، خواتین یہ نفل اپنی رہائش گاہ پر پڑھیں۔

نفل سے فارغ ہو کر اپنا سر کھول دیجئے اور دل سے نیت کیجئے۔اگر زبان سے کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں، درج ذیل الفاظ میں نیت کر سکتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمایئے''۔(یہی نیت اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہیں)

اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ کہئے اور دعاء کیجئے۔اب احرام کی پابندیاں شروع ہو گئیں۔احرام کی پابندیوں کی تفصیل عمرہ کے بیان میں گزر چکی ، ان کا خیال رکھیے۔

منیٰ روانگی:

احرام باندھ چکا،اب آپ چار پانچ دن کا ضروری سامان ساتھ لیجئے اور منیٰ روانہ ہو جایئے، منیٰ جانے کے لئے معلم کی طرف سے گاڑیوں کا انتظام بھی ہوتا ہے، مگر عموماً ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے گاڑیوں پر جانے میں وقت بہت صرف ہوتا ہے اور گاڑیوں پر بیٹھے بیٹھے لوگ تنگ آجاتے ہیں، منیٰ مکہ مکرمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے، پیدل جانا بھی کچھ مشکل نہیں، اگر ہمت کر سکیں تو بہتر یہی ہے کہ پیدل جائیں۔راستہ بھر زیادہ سے زیادہ تلبیہ اور ذکر جاری رکھیے۔

منیٰ میں:

۸ ذی الحجہ کو منیٰ میں آپ کو کوئی خاص کام نہیں کرنا ہے۔۸ ذی الحجہ کا دن اور اس کے بعد آنے والی رات یہاں گزارنا ہی بس ایک عمل ہے، نمازوں کے وقت پر نمازیں باجماعت پڑھنے کا اہتمام کیجئے، یہ رات منیٰ میں گزارنا اور پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھنا سنت ہے۔دعائیں کیجئے، حج کے مسائل کی کتابیں سنتے سناتے رہیے، علماء سے سیکھنے کا اہتمام کیجئے اور دوسروں کو بھی اعمال خیر کی ترغیب دیجئے۔

۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق اوپر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے۔مرد باآواز بلند اور خواتین آہستہ کہنے کا اہتمام کریں۔

۹ ذِی الحجہ (حج کا دوسرا دن)

عرفات روانگی:

۹ ذِی الحجہ کو نماز فجر پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد عرفات روانہ ہو جائیے، عرفات منٰی سے تقریباً چھ میل ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے یہ فاصلہ پیدل طے کرتے ہیں، اگر آپ اس کی ہمت کر سکیں تو بہت بہتر اور اگر ہمت نہ ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ تکان کی وجہ سے ذکر و عبادت میں نشاط اور خوشدلی نہ رہے گی تو بہتر ہے کہ سواری پر جائیں۔ راستہ میں تلبیہ اہتمام سے پڑھتے جائیے۔

عرفات پہنچ کر:

اگر آپ زوال سے پہلے عرفات پہنچ گئے تو بقدر ضرورت زوال تک آرام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ زوال کے قریب اٹھ کر ممکن ہو تو غسل کیجئے ورنہ وضو کیجئے۔

وقوفِ عرفات:

زوال ہوتے ہی وقوف شروع کر دیجئے اور غروب آفتاب تک جاری رکھیے۔ یہ وقوفِ عرفہ حج کا رکن اعظم ہے۔ حدود عرفات کا خاص خیال رکھیئے، مسجد نمرہ کا کچھ حصہ حدود عرفات میں داخل نہیں، ناواقف لوگوں کو بعض اوقات غلط فہمی ہوتی ہے اور وہ اس حصے میں وقوف کرتے ہیں، اگر کوئی شروع سے آخر تک اسی حصے میں رہا تو اس سے حج کا رکن اعظم "وقوفِ عرفہ" چھوٹ گیا۔ اگر غروب سے پہلے پہلے حدود عرفات سے باہر نکل آیا تو بھی دم لازم ہوگا۔

وقوفِ عرفہ کے دوران تلبیہ پڑھنے، توبہ واستغفار، دعا اور ذکر مسنون ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ،

یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ ، وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر)) پڑھنے اور الحاح وزاری میں وقت گزاریئے۔

مسئلہ : وقوف کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔

ظہر و عصر کی نماز:

عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں ایک ساتھ باجماعت ادا کی جاتی ہے جس کو جمع بین الصلاتین کہتے ہیں۔اگر کسی وجہ سے جمع بین الصلاتین امام کے پیچھے نہ پڑھ سکے تو اب ان دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں لہٰذا اپنی جگہ پر خیموں میں ظہر، ظہر کے وقت اور عصر، عصر کے وقت اذان و تکبیر کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔

مزدلفہ روانگی:

غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر تلبیہ کہتے ہوئے اور ذکر کرتے ہوئے مزدلفہ کو روانہ ہو جایئے۔

نماز مغرب وعشاء:

مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کیجئے۔ دونوں نمازوں کے لئے صرف ایک اذان اور ایک اقامت کہیے، پہلے مغرب کے فرض باجماعت ادا کیجئے، پھر تکبیر تشریق اور تلبیہ پڑھیے اور اس کے بعد فوراً عشاء کے فرض ادا کیجئے، پھر مغرب کی دو سنتیں، پھر عشاء کی دو سنتیں اور وتر پڑھیے، نفل پڑھنے کا اختیار ہے۔

مسئلہ : اگر کوئی مزدلفہ پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز نہ ہو گی، مزدلفہ پہنچ کر اس کا اعادہ واجب ہو گا۔

ذکرودعاء:

یہ بڑی مبارک اور فضیلت والی رات ہے، اس میں زیادہ سے زیادہ ذکرو تلاوت، تلبیہ ودعاء کااہتمام کیجئے، ضرورت کے مطابق کچھ آرام بھی کرلیجئے۔

۱۰ ذِی الحجہ (حج کاتیسرادن)

نماز فجر اور وقوف:

صبح صادق ہونے پر اذان دے کر سنتیں پڑھ کر فجر کی نماز اول وقت میں باجماعت ادا کیجئے اور پھر وقوف کیجئے، یعنی سورج نکلنے کے قریب تک تسبیح و تقدیس، تکبیرو تہلیل، حمدو ثناءاور دعاءواستغفار میں مشغول رہیے۔یہ وقوف مزدلفہ واجب ہے۔

کنکریاں:

مستحب یہ ہے کہ جمرۂ عقبہ کی رمی کے لئے بڑے چنے یا کھجور کی گھٹلی کے برابر سات کنکریاں یہیں مزدلفہ سے اٹھالیجئے۔ جبکہ باقی دنوں میں جمرات کی رمی کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے لانا مستحب نہیں، وہاں سے یا کہیں اور سے اٹھانا بھی جائزہے مگر جمرات کے پاس پڑے کنکروں کو نہ اٹھائیں۔

منٰی واپسی:

جب سورج نکلنے کاوقت بالکل قریب آجائے تو منٰی کو روانہ ہو جایئے، منٰی مزدلفہ سے تین میل ہے۔ صبح کے ٹھنڈے وقت میں یہ راستہ آسانی سے پیدل طے کیا جاسکتاہے۔ شوق و محبت اور عظمت و ہیبت کی کیفیت کے ساتھ تلبیہ پڑھتے جایئے۔

وادی محسر:

راستہ میں ایک نشیبی جگہ ''وادی محسر'' آئے گی، یہاں ابرہہ کا لشکر ہلاک ہوا تھا، یہاں سر جھکائے، اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کا استحضار کرتے اور عذابِ الٰہی سے ڈرتے ہوئے تیزی سے نکل جایئے۔

جمرۂ عقبہ کی رمی:

منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کیجئے یعنی جب منیٰ پہنچ جائے تو پہلے چھوٹا شیطان آتا ہے پھر درمیانہ اور پھر بڑے شیطان کی علامت ہے۔ آج یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو صرف اسی ایک ہی جمرہ (بڑے شیطان) کی رمی کی جاتی ہے، جو زوال سے پہلے کرنا افضل ہے۔ سات کنکریاں ہاتھ میں لے کر جایئے اور ستون سے کچھ فاصلے پر اس طرح کھڑے ہو جایئے کہ منیٰ آپ کے دائیں جانب اور مکہ مکرمہ آپ کے بائیں جانب ہو۔ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر ایک ایک کنکری ستون کے نیچے کے حصہ پر مارتے جایئے۔ کنکری کا ستون کے گرد قائم احاطے میں گر جانا کافی ہے ستون کو لگنا ضروری نہیں۔ کنکری پر (بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہیے اور یاد ہو تو یہ دعاء پڑھیے جو سیدنا ابن عمر؄ اور بعض دوسرے صحابہ کرام ● سے منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

یا یہ الفاظ پڑھیے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَغْمًا لِلشَّیْطٰن وَ رِضًی لِلرَّحْمٰن۔

تلبیہ بند:

تلبیہ جو آپ اب تک برابر پڑھتے رہے، آج جمرۂ عقبہ کی رمی کی ابتداء کرتے ہی اس کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، اب تلبیہ بند کر دیجئے اور دوسرے اذکار سے زبان کو تر رکھیے۔ رمی سے فارغ ہو کر دعاء کے لئے نہ ٹھہریئے، دعاء کئے بغیر اپنے خیمے میں چلے آیئے اور قربانی کی تیاری کیجئے۔

قربانی:

اگر آپ حج تمتع کر رہے ہیں تو تمتع یا قران کرنے والے حاجی پر بطورِ شکر حج کی قربانی واجب ہے۔ عید کی قربانی جو ہر صاحب نصاب مقیم پر واجب ہوتی ہے وہ اس کے علاوہ ہے، اگر آپ مقیم ہیں اور صاحب نصاب ہیں تو اس قربانی کا بھی اہتمام کیجئے، خواہ خود کیجئے خواہ اپنے وطن میں کرایئے۔

حج کی اس قربانی کے لئے بھی تین دن یعنی ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذِی الحجہ مقرر ہیں۔ ۱۲ ذِی الحجہ کے غروب آفتاب تک دن میں رات میں جب چاہیں کریں، گو پہلا دن افضل ہے، مگر پہلے دن ہجوم کی وجہ سے کافی دقت پیش آتی ہے، ۱۱ ذِی الحجہ کو بآسانی قربانی کی جاسکتی ہے۔

اس قربانی میں بھی اختیار ہے کہ چاہیں تو خود منیٰ کے "ذبح خانہ" میں جا کر اپنی پسند کا جانور خرید کر ذبح کریں اور چاہیں تو منیٰ یا مکہ میں اپنے کسی معتمد شخص کے ذریعے کروائیں۔

بعض لوگ بینک کے ذریعہ یہ قربانی کرواتے ہیں، بینک والوں پر یہ اعتماد مشکل ہے کہ وہ حلق سے پہلے قربانی ضرور ذبح کر دیں گے، جبکہ قربانی حلق سے پہلے کرنا واجب ہے، اگر ترتیب بدل گئی تو دم لازم ہو جاتا ہے، لہٰذا بینک کے ذریعے

کروانے کی صورت میں حلق سے پہلے اس کا اطمینان کر لیا جائے کہ قربانی کا جانور ذبح ہو گیا ہے یا نہیں۔

حلق یا قصر:

اگر آپ نے قربانی خود منیٰ میں کی ہے یا کسی سے کروائی ہے اور قربانی ہونے کا مکمل یقین ہو چکا ہے تو مرد پورے سر کے بال منڈائیں یا پورے سر کے بال انگلی کے پورے سے کچھ زیادہ مقدار میں کتروائیں، مگر حلق افضل ہے۔ خواتین پورے سر کے بالوں سے انگلی کے پورے سے کچھ زیادہ مقدار میں کتروائیں، افضل یہی ہے اور چوتھائی سر کے بال کتروانا واجب ہے، اس لئے چوتھائی سر کے بال اتنی مقدار میں کٹ جانے کا اطمینان کرلیں، چوتھائی سے کم کٹے ہوں تو عورت احرام کی پابندیوں سے آزاد نہ ہو گی۔ حلق یا قصر کے بعد بیوی سے ہمبستری کے سوا احرام کے سب پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔

مسئلہ: احرام سے حلال ہونے کے لیے مُحرم کا اپنے سر کے بال خود مونڈ لینا یا کترا لینا بھی جائز ہے اور دوسرے مُحرِم کا احرام ختم کرنے کے لیے اُس کے سر کے بال مونڈنا اور کترانا بھی جائز ہے۔

طوافِ زیارت:

حلق یا قصر سے فارغ ہو کر غسل کرنا چاہیں تو غسل کر کے یا وضو کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن کر یا احرام کی چادروں ہی میں پورے ذوق وشوق کے ساتھ مکہ روانہ ہو جایئے اور طواف زیارت کیجئے۔

مسئلہ: واضح رہے کہ طواف باوضو کرنا واجب ہے، اگر کسی نے پورا یا اکثر طواف بے وضو کر لیا تو دم لازم ہو گا اور اگر نصف طواف سے کم طواف زیارت بے

وضو کر لیا تو ہر چکر (جو بے وضو کیا) کے لیے بقدرِ صدقۃ الفطر صدقہ لازم ہوگا اور اگر پورا یا اکثر طواف زیارت حالتِ جنابت یا حالت حیض میں کر لیا تو بَدَنہ (یعنی ایک اونٹ یا ایک گائے) واجب ہو جائے گا، البتہ اگر وضو یا غسل کر کے طواف دو بارہ کر لیا تو سب صورتوں میں دَم یا بَدَنہ ساقط ہو جائے گا۔ طواف زیارت "وقوفِ عرفہ" کے بعد دوسرا اہم رکن ہے۔

طوافِ زیارت کا وقت:

طوافِ زیارت عید کے تین دنوں میں کسی بھی دن کیا جا سکتا ہے۔ ان تین دنوں سے مؤخر کرنے سے دم لازم آئے گا۔ طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ ذِالحجہ کی صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے، مگر چونکہ طواف زیارت رمی اور حلق یا قصر کے بعد سنت ہے، اس لیے طواف، رَمی اور حلق سے فارغ ہونے کے بعد کرے، اگر پہلے کر لیا، تو خلافِ سنت کیا، طوافِ زیارت کا آخری وقت ۱۲ ذِی الحجہ کے غروف آفتاب تک ہے۔ اگرچہ افضل یہی ہے کہ ۱۰ ذِی الحجہ ہی کو کر لیا جائے، اگر ۱۰ ذِالحجہ کو تکان اور ہجوم کی وجہ سے مشکل ہو تو ۱۱ یا ۱۲ ذِی الحجہ کو کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

طوافِ زیارت کا طریقہ:

طوافِ زیارت کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کے بیان میں تفصیل سے گزر چکا ہے، چونکہ اس طواف کے بعد آپ کو سعی بھی کرنی ہے، اس لئے اس میں پہلے تین چکروں میں رَمل کیجئے چاہے احرام پہنا ہو یا اتار دیا ہو۔ اگر سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوں تو اضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھنا) نہیں ہوگا اور اگر احرام کی چادروں میں طواف کر رہے ہوں تو اضطباع بھی کیجئے لیکن عام طور پر منیٰ میں رمی قربانی و حلق

سے فارغ ہو کر چادریں اتار کر نہا دھو کہ کپڑے پہن لیے جاتے ہیں۔ اس لیے طوافِ زیارت میں اضطباع نہیں ہوتا۔

سعی:

طواف اور اس کے متعلقات یعنی دو رکعت نمازِ طواف، ملتزم پر دعاء، زمزم پینے اور دعاء مانگنے سے فارغ ہو کر پھر حجرِ اسود کا استلام یا اشارہ کر کے صفا و مروہ کی سعی کیجئے۔ سعی کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کی سعی کے بیان میں گزر چکا ہے۔ سعی سے فارغ ہو کر منٰی واپس آجایئے اور رات منٰی ہی میں گزاریے۔

مسئلہ: اگرچہ افضل یہی ہے کہ سعی طوافِ زیارت کے بعد ہی کی جائے، لیکن اگر کوئی حج سے پہلے طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے یا عمرہ سے فارغ ہو کر کوئی نفل طواف کرنے کے بعد سعی کر لے تو بھی جائز ہے، اب طوافِ زیارت کے بعد نہ سعی کرے گا اور نہ اس طواف میں رَمل واضطباع کرے گا۔ کیونکہ اس کا حج والا سعی ہو چکا ہے۔

خواتین کا ایک مسئلہ:

اگر خواتین معذوری (ماہواری) کی حالت میں ہوں تو حج کے بقیہ تمام اعمال کر سکتی ہیں یعنی منٰی، مزدلفہ، عرفات، وقوف، رمی، قصر، قربانی، ذکر واذکار وغیرہ۔ صرف طواف، سعی اور نماز نہیں ادا کر سکتیں۔

اگر دیگر افعال حج کر چکی ہیں اور طوافِ زیارت کے وقت معذوری آگئی اور عید کے تین دن گزر گئے اور ان کی معذوری ختم نہیں ہوئی تو تاخیر کی وجہ سے ان پر کوئی دم نہیں آتا۔ تاہم جب پاک ہو جائیں تو طوافِ زیارت ضرور کر لیں۔ ایام کے روکنے کے لیے ڈاکٹر کے مشورہ سے دوائیں کھا سکتے ہیں اگر کوئی نقصان نہ ہو۔

۱۱ ذِی الحجہ (حج کا چوتھا دن)

جمرات کی رمی:

۱۱ ذِی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات، جمرۂ اولیٰ، جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ عقبہ پر بالترتیب سات کنکریاں ماریئے۔ یہ رَمی زوال کے بعد غروب آفتاب سے پہلے سنت ہے، مگر ہجوم کی وجہ سے بوڑھوں، بیماروں اور خواتین کو شدید مشقت یا جان جانے کا اندیشہ ہو تو رات میں بھی رمی کر سکتے ہیں، بلکہ جان جانے کے خطرہ سے جوانوں کے لئے بھی تاخیر کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔ خواتین اپنے کسی محرم کو بھی اپنی طرف سے رمی کرنے کا کہہ سکتی ہیں۔

دعاء:

جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کی رَمی سے فارغ ہو کر ذرا آگے بڑھ کر ایک طرف ہو کر قبلہ رو کھڑے ہو کر خوب دعاء مانگیے، اس موقع پر قبولیتِ دعا کی خاص امید ہے، مگر جمرۂ عقبہ پر رَمی کے بعد دعاء نہیں ہے، دعاء کیے بغیر اپنے مقام پر واپس آجایئے۔

۱۲ ذِی الحجہ (حج کا پانچواں دن)

جمرات کی رَمی:

زوال کے بعد غروب آفتاب سے پہلے تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں ماریے، اس میں وہی تفصیل پیش نظر رکھیے جو اوپر ۱۱ ذی الحجہ میں گزری۔

۱۳ ذِی الحجہ، قیام کا اختیار اور رَمی

۱۲ ذِی الحجہ کی رَمی کے بعد آپ کو اختیار ہے، خواہ منیٰ میں قیام کریں یا مکہ مکرمہ واپس آجائیں۔ اگرچہ افضل یہی ہے کہ قیام کریں اور ۱۳ ذِی الحجہ کی رَمی کر

کے مکہ واپس آئیں، لیکن اگر آپ کو ۱۳ ذِی الحجہ کی صبح منیٰ ہی میں ہو گئی تو یہ رَمی بھی واجب ہو جائے گی، زوال کے بعد رمی کر کے واپس آنا ہو گا، البتہ اس تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ یہ زوال سے پہلے بھی جائز ہے۔

رمی کے بارے میں ایک فتویٰ:

۱۱، ۱۲، ذِی الحجہ میں رمی کا وقت زوالِ آفتاب کے بعد ہی ہے اس سے پہلے رمی کرنا ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ لیکن فقہ حنفی کی ایک اور روایت میں زوال آفتاب کے بعد کی پابندی صرف وقتِ مسنون اور افضل کے لیے ہے، زوال سے پہلے رمی کرنا بھی مطلق جائز ہے۔ موجودہ زمانے میں رمی میں جو مشکلات عورتوں اور ضعیف یا بیمار مردوں کو پیش آ رہی ہیں، ان مشکلات کے پیش نظر اگر عورتیں اور ضعیف یا کمزور مرد اس دوسری روایت پر عمل کر لیں تو گنجائش ہے۔

یعنی یہ لوگ سخت ہجوم سے بچنے کے لیے اگر بارھویں تاریخ میں زوالِ آفتاب سے پہلے رمی کر کے فارغ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

(یہ فتویٰ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب ؒ کا ہے جو مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی کتاب "رفیق حج" میں نقل ہے)

مکہ معظمہ کا قیام:

حج سے فارغ ہو کر اگر کچھ روز مکہ مکرمہ میں قیام کا موقع مل جائے تو اسے بہت بڑی نعمت جانئے اور اس کی قدر کیجئے۔ دن رات میں جس قدر ہو سکے نفلی طواف کیجئے، اپنے والدین کی طرف سے، اپنے اساتذہ اور خاص محبین و محسنین کی طرف سے۔

جس بیت اللہ کی طرف منہ کر کے غائبانہ نمازیں اب تک پڑھتے رہے اور

آئندہ بھی پڑھتے رہیں گے، اس کے بالکل سامنے اور اس کی دیواروں کے نیچے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھیے، عمر بھی کی حسرت نکال لیجیے۔ کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسے دیجیے، ملتزم سے چمٹ کر آنسو بہا بہا کر اپنے رب سے دنیا و آخرت کی کامیابی، امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی، دینی مدارس و مراکز کی حفاظت، مجاہدین کی فتح اور پورے عالم میں غلبۂ اسلام کی دعائیں مانگیے۔ دوسروں کو بھی دین و اعمال خیر کی دعوت دیجیے، مسجد حرام میں بیٹھ کر وقتاً فوقتاً اللہ کے اس مقدس گھر کو عظمت و محبت کی نظروں سے دیکھیے۔ یہ سب وہ بہاریں ہیں جو مکہ معظمہ سے چلے جانے کے بعد آپ کو نصیب نہ ہو سکیں گی، اس لئے اس موقع کو غنیمت سمجھئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں و برکتوں کو جس قدر ہو سکے لوٹیے۔

طوافِ وداع:

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے آپ کا حج مکمل کرا دیا، اب حج کے اعمال میں سے کوئی عمل باقی نہیں رہا، بس اتنا عمل باقی ہے کہ جب آپ مکہ معظمہ سے رخصت ہونے لگیں تو ایک رخصتی طواف کر کے جائیں۔ اسے طوافِ وداع یا طواف صدر کہتے ہیں اور یہ طواف میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے اور اس کا طریقہ عام نفل طواف کی طرح ہے، نہ اس میں اضطباع و رَمل ہے اور نہ اس کے بعد سعی ہے۔

اگر کسی نے طواف زیارت کے بعد کوئی نفل طواف کر لیا اور طوافِ وداع کئے بغیر ہی وہ مکہ معظمہ سے رخصت ہو گیا تو یہ نفلی طواف ہی طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ روانگی سے پہلے وداع اور رخصت کی نیت سے مستقل طواف کیا جائے۔

طوافِ وداع کے وقت فطری طور پر آپ کو یہ خیال آئے گا کہ بیت اللہ جو اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی گاہ ہے اور عمر بھر کی تمناؤں کے بعد یہاں پہنچنا نصیب ہوا ہے، اب اس سے رخصت ہو رہے ہیں، آئندہ نہ معلوم یہ سعادت میسر آئے گی یا نہیں، بس اسی دلسوزی اور حسرت کے ساتھ طواف کیجئے، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دوگانہ ادا کیجئے۔

طواف سے فارغ ہو کر جی بھر کے زمزم پیجئے، پھر ملتزم پر آیئے اور کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر موقع ہو تو وداع اور رخصت ہی کی نیت سے اس سے لپٹ لپٹ کر خوب رویئے، آہ وزاری کیجئے، اپنے رب سے حج کی مقبولیت مانگیے، مغفرت مانگیے، اللہ کی رضا مانگیے، اپنے لئے، اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ اور پوری امت کے لئے مانگیے، بلک بلک کر مانگیے، مسجدِ حرام و بیت اللہ کے آداب و حقوق کے بارے میں جو کوتاہیاں ہوئیں ان کی معافی مانگیے اور سنت کے مطابق مسجدِ حرام سے نکلیے۔

مسئلہ:

اگر عورت باقی تمام ارکان و واجبات ادا کر چکی ہے اور رخصت کے وقت معذوری (یا ماہواری) شروع ہو جائے اور اس وقت محرم بھی مزید نہیں ٹھہر سکتا ہو اور جہاز کی واپسی کا وقت بھی پورا ہو گیا ہو تو اس صورت میں اس معذور عورت پر طواف وداع واجب نہیں اور نہ کوئی دم وغیرہ، البتہ یہ عورت رخصتی کے وقت مسجد سے باہر دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے۔

زیارت مدینہ منورہ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں حرم میں ہیں۔ جمہور علماء کرام کے نزدیک مکہ مکرمہ کے حرم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگراس میں شکار کیا جائے تو اس شکار کی قیمت کا بدلہ دیناواجب ہو گا جبکہ مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ کی ہم پر توقیر، تکریم اور تعظیم واجب ہے کیونکہ یہ زندگی میں نبی کریم ﷺ کا مسکن تھااور وفات کے بعد یہ آپ ﷺ کا مدفن ہے۔

اگرچہ مدینہ منورہ جاناحج کا حصہ نہیں اور نہ یہ لوازمات حج وعمرہ میں سے ہے لیکن یہاں جاناوفاداروں کی علامت ہے۔ یہ وفا شعاری کے خلاف ہے کہ ایک آدمی حج وعمرہ کے لیے چلا جائے اور اپنے محبوب رسول ﷺ کی مسجد اور روضہ اقدس پر حاضر نہ ہو۔ اس اعتبار سے حج کے بعد اب اس سفر میں سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کی مسجد اور روضۂ اقدس کی زیارت ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان ہی درست نہیں ہوتا۔ اس کا تقاضا فطری طور پر بھی ہونا چاہیے کہ دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ ہوں اور اس پر مزید یہ کہ مسجد نبوی کی حاضری اور روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر درودوسلام کے عظیم الشان ثمرات اور برکات ہیں۔

مدینہ منورہ حاضری کے آداب:

مدینہ منورہ حاضری کے کچھ آداب ہیں۔ یہ سارا سفر ہی نام ہے آداب کا۔ ایک تو اس میں کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ دوسرے مسنون اذکار، مسنون دعاؤں اور مسنون اعمال کا بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ تیسرے یہاں کے

مقدس مقامات کا، یہاں کے رہنے والوں کا، یہاں کی مختلف چیزوں کا بھی ادب و احترام کرنا چاہیے۔ کسی چیز کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ کسی مقامی آدمی سے الجھنا نہیں چاہیے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے آباء و اجداد نے اپنی جانیں دے کر نبی کریم ﷺ کی حفاظت کی۔ ان کا حق ساری امت پر ہے۔ مدینہ منورہ نبی کریم ﷺ کا شہر ہے۔اس کی ہر چیز سے ادب ولحاظ کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

مدینہ منورہ جاتے وقت راستے میں درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ نبی ﷺ کے احسانات کو یاد کر کے آپ کی عقیدت و محبت دل میں بٹھانے اور اتارنے کی کوشش کریں۔ ہم تک دین پہنچانے کی خاطر جو مشکلات آپ ﷺ نے برداشت کیں، وہ سب آپ کا ہم پر احسان ہے۔اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ ہم ایک تو کثرت سے درود شریف پڑھیں، اپنی زندگی کو سنت کے مطابق ڈھالیں اور دوسرے نبی کریم ﷺ کے دین کی نصرت اور اس کی دعوت، اقامت و نفاذ کے لیے زندگی بھر کوشش کرتے رہیں۔ جان ومال لگاتے رہیں۔

مسجد نبوی ﷺ میں حاضری:

مدینہ منورہ پہنچ کر اپنا سامان رہائش گاہ میں رکھ دیں۔ وضو کر کے، تیار ہو کر، خوشبو لگا کر مسجد میں حاضری کے لیے چلیں۔

”بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ“۔

کہہ کر پورے ادب کے ساتھ کسی بھی دروازے سے دائیں پاؤں کے ساتھ اندر داخل ہو جائیے۔ علماء نے بابِ جبرئیل سے داخل ہونے کو مستحب لکھا ہے، مگر آج کل بابِ جبرئیل سے داخلے پر پابندی ہے اور یہ دروازہ عموماً بند رہتا

ہے۔ مسجد میں اندر جانے کے بعد اگر نماز کا وقت ہے تو نماز میں شریک ہوں۔ اور اگر نماز کا وقت نہ ہو تو مسجد نبوی میں پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔

"روضۃ الجنۃ" میں نفل:

اس کے بعد سب سے پہلے مسجد کے اس حصہ میں جایئے، جو روضۂ مطہرہ اور منبر شریف کے درمیان ہے۔ جس کے متعلق خود رسول اللہ ﷺ نے ''رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ'' (جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ) فرمایا ہے۔ یعنی جس طرح جنت میں آرزوئیں قبول ہوں گی اس طرح یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یہاں پہنچ کر اگر مکروہ وقت نہ ہو اور فرض نماز نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت نفل پڑھیے، فرض نماز ہو رہی ہو تو اس میں شریک ہو جایئے۔

نماز سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے حرمین میں حاضری کی سعادت بخشی اور خوب توبہ واستغفار اور دعاء کیجئے۔

"روضۂ مطہرہ" پر حاضری:

اب پورے ادب واحترام اور ہوش کے ساتھ روضۂ مبارکہ کی طرف چلیئے۔ یہ تصور کیجئے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر دے رہا ہوں، روضہ اطہر کے قبلہ کی طرف والی دیوار کو "مواجہہ شریف" کہتے ہیں یہاں آپ کو تین دائرے بنے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہ تین دائرے بالترتیب تین حضرات (نبی کریم ﷺ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کے چہرہ مبارک کے سامنے بنے ہوئے ہیں۔ یہاں ان الفاظ کے ساتھ درود و سلام پڑھا جائے گا جو یہاں کے لیے مخصوص ہیں۔ پہلے دائرے کے سامنے کھڑے ہو کر ادب واحترام کے ساتھ آہستہ درمیانی آواز میں درود شریف پڑھ کر آپ ﷺ پر سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

سلام کے بارے میں اسلاف کا معمول و ذوق یہی تھا کہ مختصر سلام ہی عرض کرتے تھے، عوام جو عربی نہیں جانتے اور سلام کی لمبی چوڑی عبارتیں نہ ان کو یاد ہوتی ہیں اور نہ وہ ان کا مطلب سمجھتے ہیں، ان کے لئے گویا ضروری ہے کہ وہ مختصر سلام ہی عرض کریں۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سلام: پھر ایک ہاتھ کے قریب دائیں طرف ہٹ کر دوسرے خانے کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام کہیے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر سلام: پھر ذرا دائیں طرف بڑھ کر تیسرے خانے کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام کیجئے۔

دعا: سلام سے فارغ ہو کر روضہ اقدس سے ذرا ہٹ کر جہاں بسہولت جگہ میسر ہو، قبلہ رو ہو کر اپنے لئے، والدین واہل وعیال کے لئے، دوست احباب کے لیے، پوری امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے خوب دعاء کیجئے، توبہ واستغفار کیجئے، دین پر استقامت مانگیے، خدمتِ دین کی توفیق مانگیے۔

"مدینہ منورہ" کے قیام میں: ان شاءاللہ آپ کو مدینہ طیبہ میں قیام کا کافی موقع ملے گا، ان دنوں کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھئے، زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریئے، ہر نماز مسجدِ نبوی میں ادا کرنے کی کوشش کیجئے۔ کم از کم چالیس نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ نفل پڑھیے، تلاوت کیجئے، زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیے اور جب مناسب موقع ملے تو سلام عرض کرنے کے لئے مواجہہ شریف میں حاضر ہو جایئے۔

مدینہ منورہ کے چند مقامات

جنۃ البقیع :

مسجد نبوی سے تھوڑے سے فاصلے پر مدینہ منورہ کا قدیم قبرستان ''جنۃ البقیع'' ہے۔ یہ وہ خوش نصیب قطعہٗ زمین ہے جس میں بہت سے صحابہ کرام ● کو خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے دفن فرمایا۔ سیدنا عثمان، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدنا عباس، سیدنا عبد اللہ بن مسعود، سیدنا حسن، سیدنا ابراہیم (یہ حضور ﷺ کے بیٹے ہیں جو بچپن میں انتقال کر گئے) ✝ ، اکثر ازواجِ مطہرات، بنات طاہرات ➡ ، بے شمار تابعین و تبع تابعین اور بعد کے بہت سے ائمہ عظام و اولیاء کرام اس میں آسودۂ خواب ہیں، مدینہ طیبہ کے قیام کے زمانہ میں یہاں بھی گاہے گاہے حاضری دیتے رہیے، ان کے لئے مغفرت و رحمت اور رفع درجات کی دعاء کیجئے۔

مسجدِ قبا:

مسجدِ قبا کی عظمت خود قرآن نے بیان کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں دو رکعت پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر بتایا، وہاں بھی جائیے، مکروہ وقت نہ ہو تو نفل نماز پڑھیئے اور وہاں کے خاص انوار و برکات کے حصول کی اللہ تعالیٰ سے دعاء کیجئے۔

جبلِ اُحد :

اُحد وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''نُحِبُّہٗ وَیُحِبُّنَا''

''ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور اسے ہم سے محبت ہے''۔

اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ احد ہوئی تھی، جس میں خود اللہ تعالیٰ کے

حبیب ﷺ سخت زخمی ہوئے اور ستر جاں نثار صحابہ کرام ؓ شہید ہوئے۔ جن میں آپ ﷺ کے محبوب و شفیق چچا سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ سب شہداء کرام وہیں مدفون ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خاص اہتمام کے ساتھ ان شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور انہیں دعاء سے نوازتے تھے۔

آپ کم از کم ایک دفعہ وہاں بھی ضرور حاضری دیجئے اور مسنون طریقے سے شہداء کے لئے اور اپنے لئے مغفرت و رحمت کی دعاء کیجئے اور اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی وفاداری اور دین پر استقامت خاص طور پر مانگیے۔

مدینہ طیبہ سے واپسی:

اپنا قیام پورا کر کے آخر کار آپ واپس ہوں گے۔ مدینہ طیبہ، مسجد نبوی اور روضۂ رسول ﷺ سے جدائی فطری طور پر آپ کے لیے رنج و غم کا باعث ہو گی، بہر حال جب رخصتی کا دن آئے تو مسجد نبوی میں حاضری دیجئے، "روضۃ الجنۃ" میں دو رکعت نماز ادا کیجئے اور اپنی دنیا و آخرت کے لئے دوسری دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کیجئے:

"اے اللہ! تیرے محبوب رسول ﷺ اور ان کی اس مسجد اور ان کے اس شہر اور شہر والوں کے حقوق و آداب کی ادائیگی میں جو کوتاہیاں مجھ سے ہوئیں ان کو اپنے خاص فضل و کرم سے معاف فرما دیجئے اور میرے حج و زیارت کو قبول فرمائیے اور مجھے یہاں سے محروم واپس نہ فرمائیے اور میری یہ حاضری، آخری حاضری نہ ہو، آئندہ بھی حاضری کی توفیق عطاء فرمائیے اور بروز قیامت اپنے حبیب ﷺ کی شفاعت اور آپ کا قرب نصیب فرما دیجئے۔"

آخری سلام:

اس کے بعد روضۂ مطہرہ پر آخری سلام کے لئے حاضری دیجئے، پہلے ذکر کردہ طریقے کے مطابق سلام عرض کیجئے اور دعاء کیجئے۔

اس کے بعد یہ عزم کیجئے کہ جہاں بھی رہوں گا دین حق کی خدمت و نصرت پر کمربستہ رہوں گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی گزاروں گا۔اب آداب کی رعایت رکھتے ہوئے سنت کے مطابق مسجدِ نبوی سے باہر آیئے اور دعاءواستغفار کے ساتھ وطن روانہ ہو جایئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

سفرِ حج کا ضروری سامان

سفرِ حج میں عموماً درج ذیل اشیاء کی عام حجاج کو ضرورت پیش آتی ہے، سہولت کے لئے ان کی فہرست دی جاتی ہے:

☆ ایک عدد بیگ
☆ چار جوڑے کپڑے موسم کے مطابق
☆ دو جوڑے ہوائی چپل مع تھیلہ
☆ دو عدد لنگی
☆ تیل، کنگھا، سرمہ، آئینہ
☆ چاقو، قینچی، ناخن کٹر، سیفٹی
☆ آزار بندنی
☆ دو تولیے، ایک بڑا ایک چھوٹا
☆ برش، ٹوتھ پیسٹ، مسواک
☆ چند ضروری برتن اور چمچے
☆ دو بڑی چادریں اور سیفٹی پن کا پتہ
☆ اپنے لئے ضروری ادویہ
☆ احرام دو عدد
☆ چھوٹا قرآن کریم
☆ مسنون دعاؤں کی مستند کتاب
☆ حج کی آسان کتابوں کا سیٹ

☆ ''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ'' نامی کتاب

☆ ہلکی سی تسبیح+طواف کے لیے سات دانوں کی تسبیح

☆ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ سوئی دھاگہ

☆ پانی کی بوتل

☆ دھوپ کا ایک چشمہ

☆ نظر کا چشمہ ہو تو دو عدد یا اس کا نمبر اپنے پاس محفوظ رکھیں

☆ ہاتھ کا پنکھا

☆ چھتری

☆ لیموں کا چورن یا سفوف

☆ ٹن پیک کٹر

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں یہاں وہ بھی درج کی جاتی ہیں:

۱۔ ٹریولز چیک کے نمبر الگ کاپی میں لکھ لیں اور اس کا تفصیلی سرٹیفکیٹ جدا محفوظ رکھیں۔

۲۔ پاسپورٹ کے صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ کی فوٹو کاپی اور جہاز کے ٹکٹ کی فوٹو کاپی کروا کر پاسپورٹ سے جدا محفوظ رکھیں۔

۳۔ خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں۔ نیز معلم یا ہوٹل کا کارڈ ضرور ساتھ رکھیں۔

۴۔ زیادہ نقدی پاس نہ رکھیں، تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں۔

۵۔ حرم میں آنے جانے کے لئے دروازہ متعین کر لینا چاہیے، اس سے سہولت ہوتی ہے، خصوصاً خواتین آنے جانے کے لئے راستہ کی شناخت کی کوئی بڑی علامت ذہن نشین کر لیں۔

۶۔ حرم میں خواتین و حضرات اپنے اپنے بیٹھنے کی ایک متعین جگہ مقرر کر لیں تاکہ بوقتِ ضرورت تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

۷۔ عام لوگوں کے ساتھ کھانا پکانے کا انتظام شرکت میں نہ کریں، اکثر اس میں نزاع ہو جاتا ہے۔

۸۔ بازار خریداری کے لئے کم سے کم جائیں، حرم کی حاضری اور وہاں کی عبادت کی زیادہ فکر کریں۔

۹۔ حج سے پہلے مقامات حج کی زیارت کریں تاکہ حج میں آسانی رہے۔

۱۰۔ ہر ایک کی خدمت کی نیت کر کے جائیں اور کسی سے بھی اپنی خدمت کروانے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں، حتیٰ کہ اولاد اور بیوی سے بھی۔ اپنا کام خود کریں، کوئی دوسرا کر دے تو اس کا احسان سمجھیں۔

۱۱۔ کوئی ساتھی گم ہو جائے تو اس کے لئے کئی مراکز ہیں، بچوں کے لئے الگ اور بڑوں کے لئے الگ۔ ایک مرکز باب العمرہ کے پاس ہے، ان مراکز میں رابطہ کیا جائے، وہاں کا عملہ کافی تعاون کرتا ہے۔

۱۲۔ پاکستانیوں کو وہاں کے عام ہوٹلوں کے کھانے موافق نہیں آتے، مکہ مکرمہ میں کئی پاکستانی ہوٹل بھی ہیں، چند ایک کے نام یہ ہیں:

☆ مطعم ام القریٰ: باب المروہ کی طرف

☆ مطعم سحر: شامیہ میں

☆ عطاء اللہ ہوٹل: شبیکہ فندق فردوس مکہ کے پیچھے

☆ مدینہ ہوٹل: مکہ ٹاور کے پیچھے مسفلہ میں

☆ مکہ ہوٹل: مکہ ٹاور کے پیچھے مسفلہ میں

۱۳۔ بئر زمزم پر جانے کا راستہ تو اگرچہ بند کر دیا گیا ہے، مگر بیت اللہ کے دروازے کی بالکل سیدھ میں مطاف کے کنارے حاجیوں کے لئے زمزم کا خصوصی انتظام کر دیا گیا ہے، کئی ٹوٹیاں لگائی گئی ہیں، وہاں زمزم پئیں، اپنے اوپر ڈالیں اور دعاء کریں۔

۱۴۔ گمشدہ چیزوں کے جمع و وصول کرنے کا مرکز مسجد الحرام سے باہر ''میلین اخضرین'' کے مقابل ہے۔

۱۵۔ گمشدہ بچوں کا مرکز باب العمرۃ کے سامنے ہے۔

۱۶۔ معذوروں کی کرسیوں کا مرکز صفا کی پہلی منزل پر ہے۔(وہاں پہلی منزل،دوسری منزل کے نام سے مشہور ہے)۔

۱۷۔ اپنی کوئی قیمتی امانت محفوظ رکھوانا چاہیں تو اس کے لئے کئی مراکز ہیں۔ ایک باب الفہد کے سامنے (صندوق الامانات) ہے۔

بیت الخلاء اور غسل خانے:

☆ باب ملک عبد العزیز کے سامنے

☆ باب الفہد اور باب ملک عبد العزیز کے درمیان

☆ باب المروۃ کی جانب

☆ شامیہ میں باب المدینہ کے سامنے

مکہ مکرمہ سے منیٰ لے جانے والے سامان کی فہرست

۱۔ لباس اور جوتا
۲۔ حجامت کا سامان بلیڈ / سیفٹی ریزر / قینچی
۳۔ کھیس / دری / چادر
۴۔ چھتری
۵۔ تھرماس
۶۔ دیگچی اور پلیٹ
۷۔ ٹشو پیپرز
۸۔ کھانے پینے کی اشیاء بسکٹ / کیک / ڈبل روٹی / دودھ وغیرہ
۹۔ دعاؤں کی کوئی کتاب
۱۰۔ کنکریوں کے لیے تھیلی
۱۱۔ صابن
۱۲۔ چاقو / چھری
۱۳۔ ادویات
۱۴۔ تکیہ
۱۵۔ موبائل فون
۱۶۔ حرم پاک سے پانچوں نمازوں کے اوقات نوٹ کر لیں۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں ضرورت پڑے گی۔